REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP. 3.

جلد ۳۲ — شمارہ ۱۷

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

شرح چندہ
سالانہ ۳۰ روپے
ششماہی ۱۵ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۸۰ روپے
فی پرچہ ۷۰ پیسے

ایڈیٹر :- خورشید احمد انور
نائب :- جاوید اقبال اختر

THE WEEKLY BADR QADIAN . 143516

۱۴ ررجب ۱۴۰۳ھ — ۲۸ رشہادت ۱۳۶۲ ہش — ۲۸ راپریل ۱۹۸۳ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۴ رشہادت (اپریل) ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں مورخہ ۸۳-۴-۲۱ کو ربوہ سے تشریف لانے والے مہمانانِ کرام کے ذریعہ موصول ہونے والی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ ــــ "حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ ۔"

احباب اپنے جان و دل سے محبوب اور عزیز آقا کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دُعائیں جاری رکھیں ۔

قادیان ۲۴ رشہادت (اپریل) ۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ وامیر مقامی مع محترمہ سیّدہ بیگم صاحبہ سلّمہا اللہ تعالیٰ اور جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں ۔ الحمد للہ ۔

★ ــــ محترم شیخ عبدالحمید صاحب عاجزؔ ناظرِ جائیداد اور محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ مورخہ ۸۳-۴-۱۳ کو احمدیہ مسجد سرینگر میں مبلغ کے کوارٹر کی تعمیر کے سلسلہ میں کشمیر تشریف لے گئے تھے محترم شیخ صاحب موصوف تو مورخہ ۸۳-۴-۲۰ کو بخیریت قادیان واپس پہنچ گئے ہیں جبکہ مولانا صاحب بعض جماعتی اُمور کی انجام دہی کے لئے حیدرآباد تشریف لے گئے ہیں ۔ اسی طرح محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے انچارج وقفِ جدید بھی اہم جماعتی اُمور کی انجام دہی اور مالی دورہ کے سلسلہ میں مورخہ ۸۳-۴-۱۹ کو مع محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی روانہ ہو چکے ہیں ۔

سالانہ زرِ اشتراک میں اضافہ

رواں مالی سال کے دَوران جہاں اخباری کاغذ کی قیمت، اخراجاتِ ڈاک اور ذرائع نقل و حمل کے کرایوں میں غیر معمولی اضافہ ہُوا ہے وہاں کتابت وغیرہ کی اُجرتیں بھی بڑھی ہیں ۔ اس کے ساتھ یکم جنوری ۱۹۸۳ء سے مرکزی کارکنانِ سلسلہ کی تنخواہوں میں بوجہ تجدید گریڈ ہونے والے اضافہ کے باعث بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان کو بڑے بھاری مالی بوجھ کا متحمل ہونا پڑا ہے ۔ ان تمام ناگزیر وجوہ کی بناء پر صدر انجمن احمدیہ نے یکم مئی ۱۹۸۳ء سے بدرؔ کے سالانہ زرِ اشتراک میں بتفصیلِ ذیل اضافہ فرمایا ہے :-

پوسٹل زون	موجودہ چندہ	آئندہ چندہ
۱ - بھارت اور بنگلہ دیش	۲۶/-	۳۰/-
۲ - کینیڈا - امریکہ - فجی اور سپین بذریعہ ہوائی ڈاک	۲۴۰/-	۲۵۰/-
۳ - افریقہ - جرمنی - انگلینڈ - آسٹریلیا اور ماریشس بذریعہ ہوائی ڈاک	۲۰۰/-	۲۱۰/-
۴ - برما - انڈونیشیا - ملائیشیا اور سنگاپور بذریعہ ہوائی ڈاک	۱۵۰/-	۱۶۰/-
۵ - ممالک بیرون بذریعہ بحری ڈاک	۷۵/-	۸۰/-

اسی طرح اشتہارات کی اُجرتوں میں بھی کسی قدر اضافہ کیا گیا ہے امید ہے خریداران اور معاونین بدر اس برائے نام اضافہ کو انشراحِ صدر کے ساتھ قبول کر کے آئندہ نئی شرح کے مطابق رقوم ارسال کریں گے ۔ جزاکم اللہ ۔ (مینیجر بدرؔ قادیان)

دارالہجرت ربوہ کی طیبہ

جماعتِ احمدیہ کی چونسٹھویں کامیاب مجلسِ مشاورت

◉ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے رُوح پرور ارشادات ◉ ۶۳۶ نمائندگان کی شمولیت ◉ نئے منصوبوں اور تجاویز پر غور و فکر کے بعد کئی اہم فیصلے ◉ ہر سہ مرکزی انجمنوں کے بجٹ آمد و خرچ میں بحیثیت مجموعی ۰۰۰ ۲۳ ۱۴ روپے کا اضافہ

قادیان ۲۰ رشہادت (اپریل) ــــ روزنامہ الفضل ربوہ کے ذریعہ ملنے والی تفصیلی اطلاعات کے مطابق ایوانِ محمود ربوہ میں مورخہ یکم، ۲ اور ۳ رشہادت (اپریل) کی تاریخوں میں منعقدہ جماعتِ احمدیہ کی چونسٹھویں سہ روزہ مجلسِ مشاورت اللہ تعالیٰ کے فضل سے غیر معمولی کامیابیوں اور ظفر مندیوں کے متعدد نئے سنگ میل نصب کرنے کے بعد بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی ۔ امسال مجلسِ شوریٰ میں اندرونِ ملک کے ۶۳۶ نمائندگان نے شرکت کی جو تمام گزشتہ مجالسِ شوریٰ کے مقابلہ میں ایک ریکارڈ ہے ۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک ــــ !!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ یکم اپریل ٹھیک چار بجے مشاورت کے افتتاحی اجلاس میں تشریف لائے ۔ کارروائی کا باقاعدہ آغاز تلاوتِ قرآنِ پاک سے ہُوا جو مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریک جدید نے کی ۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام نمائندگان کے ہمراہ پُرسوز دُعا کروائی ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا افتتاحی خطاب

دُعا کے بعد حضور نے مختصر خطاب فرمایا ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دُنیا بھر میں جماعتِ احمدیہ پر اسلام کو غالب کرنے کے ضمن میں عائد ہونے والی وسیع ذمہ داریوں اور اس راہ میں پیش آنے والی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ کام اتنا بڑا ہے کہ بظاہر ناممکن نظر آتا ہے ۔ اس لئے احباب کو دُعاؤں کی طرف خصوصی توجہ دینی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس تاریخ ساز کام کی توفیق بخشے اور ہماری یہ تمنا پُوری ہو کہ ہم اپنی آنکھوں کے سامنے دینِ اسلام کی فتح دیکھیں ۔ حضور نے فرمایا اس لئے ہم اس مجلسِ مشاورت کا آغاز دُعاؤں سے کریں گے ۔ اس کے دَوران بھی دُعائیں کرتے رہیں گے اور اس کا اختتام بھی دعاؤں پر کریں گے ۔

حضور نے اپنے خطاب کے بعد امیر ضلع فیصل آباد محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر کو کارروائی کے دَوران حضور کی معاونت کرنے کے لئے سٹیج پر بُلایا ۔ چنانچہ اس اجلاس کے باقی وقت محترم شیخ صاحب کو حضور کے پہلو میں بیٹھ کر اجلاس جاری رکھنے کی سعادت حاصل ہوئی ۔ اس کے بعد سب کمیٹیوں کا تقرر عمل میں آیا ۔ امسال ایجنڈا میں سے کُل آٹھ تجاویز زیرِ بحث آئیں ۔ حضور نے اس کے لئے چار سب کمیٹیاں تجویز فرمائیں ۔

پہلی سب کمیٹی نظارتِ عُلیا اور نظارتِ اصلاح وارشاد سے متعلقہ تین تجاویز نمبر ۱، ۲ اور ۵ پر غور کرنے کے لئے بنائی گئی ۔ حضور نے اس کا صدر مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب امیر ضلع اسلام آباد کو اور سیکرٹری مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
(الہام سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام)
پیشکش :- عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان حمید سپاری مارٹ صالح پور - کٹک (اڑیسہ)

مُلک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا ۔ پروپرائٹر : صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۸ شہادت ۱۳۶۲ ہش

معیارِ حق و صداقت

عرصہ تقریباً اُنیس سو (۱۹۰۰) سال قبل عیسائیوں کو اپنے مذہب کی تبلیغ میں یہودی علماء اور عوام کے ہاتھوں جس قسم کے انسانیت سوز مظالم کا تختۂ مشق بننا پڑا اُن کا تصور کرنے سے آج بھی کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ ایسے ہی ایک موقعہ پر جبکہ مسیحیت کی تبلیغ کرنے والوں کو ناقابلِ برداشت جسمانی اذیتیں، اور قید و بند کے دلدوز مصائب میں مبتلا کیا جا رہا تھا۔ گملی ایل نامی ایک یہودی فریسی نے یہود کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ:-

"ان آدمیوں سے کنارہ کرو اور ان سے کچھ کام نہ رکھو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم خدا سے بھی لڑنے والے ٹھہرو۔ کیونکہ یہ تدبیر اور کام اگر آدمیوں کی طرف سے ہُوا تو آپ برباد ہو جائے گا۔ لیکن اگر خدا کی طرف سے ہے تو تم ان لوگوں کو مغلوب نہ کر سکو گے۔" (اعمال ۵ : ۳۶-۳۹)

گملی ایل کی اس نصیحت کا یہود نے کیا اثر قبول کیا؟ ہمیں اس کا کچھ علم نہیں۔ تاہم آج اس حقیقت سے کوئی بھی شخص انکار نہیں کر سکتا کہ انجام کار عیسائیوں کی وہ چھوٹی سی غریب جماعت اپنے مشن میں کامیاب ہُوئی۔ اور یہود اپنی تمام تر ناپاک کوششوں کے باوجود انہیں مغلوب نہیں کر سکے۔

مامورینِ الٰہی کی صداقت و حقانیت کے اسی معیار کو قرآن حکیم نے بھی بایں الفاظ پیش فرمایا ہے کہ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ (المجادلہ) یعنی اللہ تعالیٰ کا یہ اٹل فیصلہ ہے کہ معاندینِ حق و صداقت خواہ کتنا ہی زور لگائیں، انجام کار اس کے فرستادے ہی غالب ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی یہی تقدیر مذاہب عالم کی تاریخ کے ہر دَور میں مامورینِ الٰہی کی صداقت کا واضح اور حتمی ثبوت مہیا کرتی دِکھائی دیتی ہے۔

زیادہ دُور جانے کی ضرورت نہیں۔ ابھی گزشتہ صدی ہجری کے سر پر ہی مقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے دُنیا کے سامنے یہ پُرشوکت دعویٰ رکھا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے نوشتوں کے مطابق اصلاحِ خلق کے لئے مجدد اور مامور بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔ اس دعویٰ کا منظرِ عام پر آنا تھا کہ ایک دُنیا آپؑ کی مخالفت پر کمربستہ ہو گئی۔ آپؑ کے متبعین کو گزشتہ تمام انبیاء کے متبعین کی ہی مانند انسانیت سوز مظالم کا تختۂ مشق بنایا جانے لگا۔ قادیان کی گمنام بستی سے اُٹھنے والی اس آواز کو مستقل طور پر خاموش کر دینے کے لئے آج تک مخالفینِ احمدیت کس نہج پر سوچتے چلے آئے ہیں خود اُن ہی کی زبانی سُنیئے۔ جماعتِ اسلامی کے سرخیل مودودی صاحب لکھتے ہیں:-

"ہم ملک میں اس بات کی کوشش کر رہے ہیں کہ قادیانیت کے بیج کو سہارنے والا درخت ہی کاٹ دیا جائے اور ایک نیا درخت لگے جس میں قادیانیت کی بیٹ نہ پڑنے پائے۔ اب یہ مقصد مسلسل جدوجہد اور لگاتار محنت سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔" (ایشیا لاہور ۱۸ راگست ۱۹۶۸ء)

ایک طرف تمام مخالفین شجرِ احمدیت کو بیخ و بُن سے اُکھاڑ دینے کے منصوبے بنا رہے تھے۔ تو دوسری طرف خدا تعالیٰ کا برگزیدہ مامور انتہائی واشگاف الفاظ میں انہیں یہ انتباہ کر رہا تھا ؎

اے آنکہ سُوئے من بدویدی بصد تبر ٭ از باغباں بترس کہ من شاخِ مثمرم

ایسے نازک اور ناسازگار حالات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب اور برگزیدہ بندے کو جو عظیم الشان آسمانی بشارتیں عطا فرمائیں اُن میں ایک پُرشوکت بشارت یہ بھی شامل تھی کہ:-

"مَیں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس و اموال میں برکت بخشوں گا۔" (اشتہار ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء)

چنانچہ تاریخ شاہد ہے کہ مخالفت کی آندھیاں جیسے جیسے شدت اختیار کرتی گئیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاتھوں کا لگایا ہُوا یہ پودا بھی اتنی ہی سُرعت اور تیزی کے ساتھ پروان چڑھتا چلا گیا حتیٰ کہ آج اس مقدس رُوحانی جماعت کی تعداد بفضلہٖ تعالیٰ ایک کروڑ سے تجاوز کر چکی ہے۔ رہی اموال میں خیر و برکت عطا ہونے والی بات تو اس کا اندازہ یوں کیا جا سکتا ہے کہ مقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی وفات کے سال یعنی ۱۹۰۸ء میں صدر انجمن احمدیہ کو جماعتی چندوں سے حاصل ہونے والی رقم کی کل میزان چالیس ہزار نو سو اڑتیس روپے (۴۰۹۳۸) تھی جو بتدریج بڑھتی چلی گئی۔ حتیٰ کہ آج سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیرِ قیادت منعقد ہونے والی جماعت احمدیہ کی ۶۴ ویں مجلسِ مشاورت نے سال ۸۴-۱۹۸۳ء کے لئے ہر سہ مرکزی انجمنوں کا جو مجموعی بجٹ منظور فرمایا ہے اس کی میزان گیارہ کروڑ اڑتیس لاکھ نو ہزار روپے (۱۱۳۸۰۹۰۰۰) ہے۔ اور اگر اس بجٹ کے ساتھ فضلِ عمر فاؤنڈیشن، نصرت جہاں ریزرو فنڈ، صد سالہ جوبلی فنڈ، بیوت الحمد منصوبہ اور مختلف جماعتی تنظیموں کے بجٹ آمد و خرچ کو بھی پیشِ نظر رکھیں تو جماعت احمدیہ کے اموال میں غیر معمولی خیر و برکت کے آسمانی نشانات کی عظمت و شوکت اور بھی دوبالا ہو جاتی ہے۔

کیا اللہ تعالیٰ کی یہ فعلی شہادت مقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی صداقت اور خلافتِ احمدیہ کے برحق ہونے کا کافی و شافی ثبوت نہیں؟ کیا کبھی ایسا ہُوا کہ کڑوے درخت کو بھی شیریں پھل لگے ہوں؟ اگر نہیں اور کبھی نہیں تو یہ شیریں اثمار یقیناً اس امر کی واضح اور ناقابلِ تردید دلیلیں ہیں کہ احمدیت کا یہ درخت شجرۂ خبیثہ نہیں بلکہ شجرۂ طیبہ ہے جسے خود خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ اور وہی اس کی ہر گام پر نگہبانی و نشو و نما فرما رہا ہے۔

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ

خورشید احمد انور

حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ

نازشِ پنجاب، فخرِ خطۂ برِّ صغیر! ٭ وصف کرتے آج نانکؒ جس کی ہر اک بر نا و پیر
مردِ حق آگاہ، خدا مست ایک درویش و فقیر ٭ سر سے لیکر پاؤں تک نُورِ خدا سے مستنیر
نغمۂ وحدانیت کا عندلیبِ خوش نوا ٭ کیف سر مستی ہے جس کی وجد میں ساری فضا
از خدائے خالق و واحد یگانہ، داد گر ٭ تھا ریاضِ دہر میں وہ امن کا پیغام بر
اس کے من موہنے ہیں اشعار رس بھری اور نغز بھری ٭ جس سے عرفانِ الٰہی کی ہے پھلواری ہری
سانجھ ہو یا صبح ہو یا دوپہر یا رات ہو ٭ خواہ گرما ہو کہ سردی ہو یا برسات ہو
بس ہر اک مخلوق کی خدمت کو وہ تیار تھا ٭ وہ غریبوں، بے کسوں کا یار اور غمخوار تھا
کوئی سائل اس کے در سے خالی ہاتھ آیا نہیں ٭ وہ ہے بد قسمت جو اپنی جھولی بھر لایا نہیں
وہ خدا کا تھا خدا اس کا تھا پیارے سمجھو ٭ بھوکے بھٹکوں کے لئے وہ رہنما تھا سمجھو
عمر بھر سنسار کو وہ یہ سبق دیتا رہا ٭ خدمتِ مخلوق سے ملتا ہے وہ مہربان خدا
گر خدا کا پیار چاہو جنتا کی تم خدمت کرو ٭ بھوکوں کو کھانا کھلاؤ بھلے کام میں ہمت کرو
اس کی عظمت کے آگے سر جھکاتے آسمان ٭ اس کی خدمت پہ کمربستہ تھی فوجِ قدسیاں
ہر برائی سے تھی نفرت پر بروں سے پیار تھا ٭ اور بروں کو اچھا بنانا ہی تو اس کا کار تھا
جملہ مذاہب کا خلاصہ عطر یا جوہر کہو ٭ ہے یہی مخلوق کے بن کر خدا کے تم رہو
آہ! گر ہم یاد رکھتے نانکؒ کے اس اپدیش کو ٭ ایک جنت ہم بنا ہی دیتے سارے دیش کو
امنِ عالم کے لئے اہلِ خرد ہیں نعرہ زن ٭ اور بزعم خود وہ رکھتے ہیں اک سچی لگن
عقل کو ہے احتیاج نُورِ ربِّ ذوالمنن
رُوحِ نانکؒ دیکھ کر فردوس میں ہے خندہ زن

سید ادریس احمد عاجز عظیم آبادی

خطبہ جمعہ

گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر پردہ کی طرف توجہ دلانے سے متعلق

دنیا بھر سے احمدی مستورات کے ردِّعمل کی جو رپورٹیں موصول ہو رہی ہیں وہ انتہائی خوش کن ہیں

اُن خواتین کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے جنہوں نے اللہ اور رسولؐ کے نام پر کی جانے والی تحریک کو اپنا عہدِ بیعت فرمانبرداری سے نباہتے ہوئے قبول کیا!

لجنہ کو چاہیئے کہ وہ اس صورتحال سے پورا فائدہ اٹھائے نیک بننے کیلئے ہر شخص کا ایک نئی نیکی کی شکل میں ڈھلنا ضروری ہے

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۲۱ صلح ۱۳۶۲ ہش مطابق ۲۱ جنوری ۱۹۸۳ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:۔

"گزشتہ جلسہ سالانہ پر مجھے

مستورات سے خطاب

میں "پردے" کی طرف توجہ دلانے کی توفیق عطا ہوئی۔ اس کے نتیجے میں نہ صرف پاکستان بلکہ دُنیا کے دوسرے ممالک میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کے ساتھ احمدی مستورات کے ردِّ عمل کی جو رپورٹیں موصول ہو رہی ہیں وہ انتہائی خوش کن ہیں۔ اور اس لائق ہیں کہ اُن کو پڑھ کر دل حمد اور شکر سے بھر جائے۔ ان خواتین کے لئے دل سے دُعا نکلتی ہے جنہوں نے اللہ اور رسولؐ کے نام پر کی جانے والی تحریک کو سعادت مندی کے ساتھ اور عہدِ بیعت کو وفاداری کے ساتھ نباہتے ہوئے قبول کیا۔ اور

غیر معمولی قربانی کے مظاہرے

کئے۔

بڑی کثرت کے ساتھ مختلف جماعتوں کے عہدیداران کے بھی اور خود ان مستورات کے بھی خطوط آ رہے ہیں۔ جنہوں نے اپنی غفلتوں پر اللہ تعالیٰ کے حضور استغفار کی اور بڑے ہی درد کے ساتھ توبہ کی اور آئندہ کے لئے یہ عہد کیا کہ وہ انشاء اللہ تعالیٰ اسلام کی ہر تعلیم پر پوری طرح کاربند رہیں گی۔

یہ خطوط ایسے ایسے عجیب قلبی جذبات اور کیفیات پر مشتمل ہوتے ہیں کہ ناممکن ہے کہ ان کو پڑھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور ان خواتین کے لئے دل سے دُعائیں نہ نکلیں۔ ان خطوط میں بعض ایسے واقعات بھی بیان ہوتے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر از جماعت سوسائٹی پر بھی اس تحریک کا گہرا اور وسیع اثر پڑا ہے۔ اور وہ یہ ماننے پر مجبور ہو گئی ہے کہ اگر آج کسی جماعت نے اسلامی قدروں کو زندہ رکھا تو وہ جماعت احمدیہ ہو گی۔

ایک خط میں، جس میں انہی باتوں کا ذکر تھا،

ایک دلچسپ واقعہ

بھی بیان کیا گیا ہے۔ کچھ بچیاں جو پہلے بے پردہ تھیں انہوں نے اس تحریک کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ حیرت انگیز تبدیلی کا مظاہرہ کیا۔ ایک اور خاندان کی بچیاں جو پردہ کرتی ہیں، اُنہوں نے جب اپنی غیر احمدی سہیلیوں کو یہ واقعات سُنائے اور یہ مثالیں بتائیں، تو اُن کی والدہ لکھتی ہیں کہ اُن میں سے دو لڑکیاں بے اختیار کہہ اٹھیں کاش! ہم بھی کسی احمدی گھرانے میں پیدا ہوئی ہوتیں۔

حقیقت یہ ہے کہ آج احمدی عورت احمدیت کی تاریخ میں ایک نئے سُنہری باب کا اضافہ کر رہی ہے۔ اور جس طرح بعض دفعہ بادلوں میں سے گزرتے ہوئے معلوم نہیں ہوتا کہ ہم بادلوں میں سے گزر رہے ہیں۔ اسی طرح بعض تاریخ ساز ادوار ایسے ہوتے ہیں جن میں سے گزرتے ہوئے انسان پوری طرح محسوس نہیں کر سکتا کہ ہم کتنے

عظیم تاریخی دور

میں سے گزر رہے ہیں۔ ہاں، جب مؤرخ بعد میں اُن واقعات کو دُور سے دیکھتا ہے تو اُس کا دل ان سے متاثر ہوتا ہے۔ اور اس کا قلم ان قوموں کو خراجِ تحسین ادا کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے جن کو وہ دُور سے ایک خاص بلندی پر چمکتا ہُوا دیکھتا ہے۔

لیکن مذہبی قومیں جب اپنی تاریخ میں نئے ابواب کا اضافہ کر رہی ہیں یا پرانے مٹے ہوئے ابواب کو دوبارہ اُجاگر کر رہی ہیں تو اُن کی نظر کسی انسان کی تحسین پر نہیں پڑا کرتی۔ وہ اس بات سے بے نیاز ہوتی ہیں کہ دُنیا ان کو پہلے کیا سمجھتی تھی اور اب کیا سمجھے گی۔ وہ اس بات سے مستغنی ہوتی ہیں کہ مستقبل کا مؤرخ اُن کو کس نظر سے دیکھے گا۔ اور اس کا قلم ان کی تعریف میں کیا کیا جولانی دکھائے گا۔ اُن کی نظر محض اپنے ربِّ رحیم و کریم کی رحمت پر اور اس کے پیار پر پڑا کرتی ہے۔ اور ان کے لئے بس وہی کافی ہوتا ہے۔

پس ہمیں

اپنے ربّ کے حضور گریہ و زاری

کے ساتھ ہمیشہ یہی التجاء کرتے رہنا چاہیئے کہ ہمارے تمام نیک اعمال جو اسی کے فضلوں سے ہمیں کرنے کی توفیق ملتی ہے محض اُسی کی رضا کی خاطر ہوں۔ اور اگرچہ دُنیا کا قانون جاری و ساری رہے گا اور دُنیا ہماری تعریف میں رطب اللسان ہو جائے گی۔ لیکن اس تعریف کی ہمیں ایک ذرہ بھی پرواہ نہیں ہونی چاہیئے۔ ہماری تمام تر توجہ اپنے ربّ کی رضا کی طرف رہنی چاہیئے۔ کیونکہ اس کی محبت اور پیار کی ایک نظر انسان کی دُنیا بھی سنوار دیا کرتی ہے اور اس کی عاقبت بھی سنوار دیا کرتی ہے۔

پس احمدی خواتین کو بھی ہمیشہ یہی مقصود بنا لینا چاہیئے کہ قطع نظر اس کے کہ ان کے معاشرے نے اُن کے کسی فعل پر کیا ردِّ عمل دکھایا، اس بات سے بے پرواہ ہو کر کہ اُن کے خاوندوں اور بھائیوں اور بہنوں نے انہیں کس حال میں دیکھا اور اس بات سے مستغنی ہو کر کہ جماعتی اداروں نے ان کی تحسین کی یا نہ کی۔ وہ اس یقین کے ساتھ زندہ رہیں کہ جو فعل اُنہوں نے محض

رضائے باری تعالیٰ کی خاطر

کیا ہے، اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظریں ان پر پڑ رہی ہیں۔ اور جس انسان پر خدا کے پیار کی نظریں پڑ جائیں وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ محض اس کی محبت میں سرشار ہو کر، محض اس کی رضا کی خاطر ہم پہلے سے بڑھ کر نیکیوں کی طرف قدم مارتے رہیں۔

اس ضمن میں مَیں دو باتیں ایسی کہنا چاہتا ہوں جن میں سے ایک کا تعلق لجنہ کی تنظیم سے ہے اور دوسری کا تعلق مردوں سے ہے

لجنہ کی تنظیم کو چاہیئے

نہ اس صورت حال سے پورا فائدہ اُٹھائے ۔

حقیقت یہ ہے کہ نیکی کسی منزل کا نام نہیں ۔ بلکہ ایک سفر کا نام ہے ۔ کسی مقام کو نیکی نہیں کہتے بلکہ ایک حرکت کو نیکی کہتے ہیں ۔ یہ اُسی وقت تک نیکی رہتی ہے جب تک جاری و ساری رہتی ہے ۔ جہاں وہ کھڑی ہو جائے وہاں وہ نیکی کا نام پانے سے بھی محروم ہو جاتی ہے ۔ اور نیکی کی تعریف سے نکل جاتی ہے ۔ پس ہر نیکی کو ایک اور نیکی کی شکل میں ڈھلنا چاہیئے ۔ اور ہر خوبی کو ایک نئی خوبی کو جنم دینا چاہیئے ۔

اِس لئے

جماعتی تنظیموں کا کام

ہے کہ ہر وہ دل جس میں تھوڑی سی پاک تبدیلی بھی پیدا ہوئی ہو اُس کے لئے آئندہ نیکی کی راہیں آسان کریں ۔ اور آئندہ نیک قدم اُٹھانے کے سلسلہ میں ایسے افراد کی راہنمائی اور مدد کریں ۔ وہ تمام احمدی بچیاں اور خواتین جنہوں نے 'پردہ' کے سلسلے میں نیک قدم اُٹھایا ہے اُن کے دل میں اس وقت خاص طور پر نیک آواز کو قبول کرنے کا مادہ پیدا ہو چکا ہے ۔ اور اُن کی توجّہ اپنے ربّ کی طرف ہے ۔ اور وہ اس خیال سے لذّت یاب ہو رہی ہیں کہ ہم نے خدا کی رضا کی خاطر یہ قدم اُٹھایا ہے ۔ پس اس وقت اگر لجنہ اماء اللہ ان کو مزید قربانیوں کی راہیں دکھائے اور اُن کی تربیت کا انتظام کرے اور ان کو نیک کاموں میں اپنے ساتھ شامل کرے تو انشاء اللہ یہ ایک نیکی آئندہ دس نیکیوں پر منتج ہوگی اور وہ دس نیکیاں آئندہ سینکڑوں نیکیوں پر منتج ہوں گی ۔

حقیقت یہ ہے کہ کسی شخص کو نیک کاموں سے وابستہ کرنا اس پر

ایک بہت بڑا احسان

ہے ۔ اس لحاظ سے جماعت کی تمام تنظیمیں اس بات کی ذمّہ دار ہیں کہ زیادہ سے زیادہ ممبران کو نہ صرف نیک راہوں کی طرف بلائیں بلکہ ان پر ذمّہ داریاں ڈالنے کی کوشش کریں کیونکہ ذمّہ داری کا احساس بھی انفرادی تربیت میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے ۔ یہ امر واقعہ ہے کہ آپ خصوصیت سے پچھلی دو نسلوں کو دیکھیں جو جماعت احمدیہ میں تنظیموں کے قیام ہونے کے بعد پیدا ہوئیں تو بلاشبہ آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہزارہا احمدی عورتیں اور مرد ایسے ہیں کہ اگر وہ ذمّہ داری کے کام سے الگ رہتے ، اور اُن کے سپرد یہ کام نہ کئے جاتے تو اُن کی تربیت کی شکلیں آج کی تربیت کی حالت سے بالکل مختلف ہوتیں ۔ حقیقت یہ ہے کہ جماعت کے جتنے بھی عہدیدار ہیں خواہ وہ سیکرٹریان مال ہوں ، خواہ وہ صدران ہوں ، خواہ اُن کو آپ زعیم کہیں یا قائد کہیں یا لجنہ کی سیکرٹریات ہوں ، وہ سب کے سب اس بات کے گواہ ہیں کہ اگر اُن پر

جماعتی ذمّہ داریوں کے بوجھ

نہ ڈالے جاتے تو ان کی انفرادی تربیت کی حالت موجودہ تربیت کی حالت سے ضرور مختلف ہوتی ۔

حقیقت یہ ہے کہ نیک کام کرنے کی توفیق پانا اور نیک کام کروانے کی توفیق پانا ، یہ بھی دو الگ الگ چیزیں ہیں ۔ جب لجنہ تربیت کرتی ہے تو نیک کام کرنے کی توفیق پاتی ہے ۔ اور جب دُوسروں سے کام لیتی ہے تو نیک کام کروانے کی توفیق پاتی ہے ۔ اور جس شخص کو نیک کام کروانے کے لئے اپنے وقت کی قربانی کا مزا آنا شروع ہو جائے ، وہ بہت تیزی کے ساتھ رُوحانی میدانوں میں ترقی کرنے لگتا ہے ۔ پس لجنہ کو چاہیئے کہ ان بچیوں کے سپرد دینی کام کریں ۔ دین کی خدمت کے کام ان کو سونپیں ۔ ان کو اپنے وقت کا بہتر مصرف بتائیں ۔ ان کو نیکی کرنے کی مزید لذّتوں سے آشنا کریں ۔ ان پر

چھوٹی چھوٹی ذمّہ داریاں

ڈالیں ۔ تا ان کو یہ خیال نہ رہے کہ ہم اَور چیز ہیں ۔ اور لجنہ کی عہدیداران کوئی اَور چیز ہیں ۔ حکم دینے والی ہیں اور ہم حکم قبول کرنے والی ہیں ۔ بلکہ چاہیئے کہ ان کو ہر نیکی کے کام میں شامل کریں ۔

حقیقت یہ ہے کہ لجنہ کے کام اتنے زیادہ بڑھ گئے ہیں کہ اُن کی انجام دہی اب چند عہدیداروں کے بس کی بات نہیں رہی ۔ اس لئے انہیں اپنی ضرورت کی خاطر بھی نئے نئے کارکن تیار کرنا چاہئیں ۔ پس اس موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اگر وہ اپنے دائرہ کار کو بڑھائیں اور ان بچیوں کو چھوٹی چھوٹی ذمّہ داریاں تقسیم کریں تو مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ لجنہ کے کاموں میں بھی برکت پڑے گی ۔ اور ان بچیوں کی ساری زندگی بھی سنور جائے گی ۔

ہماری ان بچیوں نے ایک ایسا فیصلہ کیا ہے جس کے نتیجے میں ان کی

سوسائٹی کا ایک رُخ

بدلنے والا ہے ۔ کیونکہ جو آزاد لڑکیاں تھیں وہ آزاد سوسائٹی میں جایا کرتی تھیں ۔ وہاں ان کے وقت کے کچھ مصرف تھے ۔ وہاں اُن کے لئے دلچسپی کے کچھ سامان تھے ۔ اب جبکہ انہوں نے خدا کی خاطر اُن راہوں سے مُنہ موڑا ہے تو ہمارا اَور بھی زیادہ فرض ہے کہ ان کے لئے بہتر لذّتوں کے سامان پیدا کریں ۔ اور ان کے وقت کا بہتر مصرف ان کو بتائیں ۔ پس لجنہ اماء اللہ اگر تمام دُنیا میں ایک باقاعدہ سکیم کے تحت ان بچیوں اور اُن عورتوں کو بھی جنہوں نے غیر معمولی عزم اور ہمت اور حوصلے کے ساتھ اپنی زندگی کو بدلنے کا فیصلہ کیا ہے ، آگے بڑھ کر اُن کا استقبال کریں اور نظامِ جماعت میں ان کو جذب کر لیں اور ان سے خدمت لیں ۔ اور اُن کو بتائیں کہ

زندگی کا اصل لُطف

دین کی خدمت میں ہے اور اس کے مواقع مہیا کریں تو مَیں اُمید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ جماعت کے مستقبل کے لئے یہ قدم بہت ہی بابرکت ثابت ہوگا ۔

مَردوں سے مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ عورتوں کو پردے کی تعلیم اس لئے نہیں ہے کہ وہ مَردوں کی غُلام بنائی جائیں ۔ خُدا تعالیٰ نے عورتوں کو اپنی عصمت کی حفاظت کی تلقین اِس لئے نہیں فرمائی کہ وہ مَردوں کی باندیاں بنا دی جائیں ۔ حقیقت یہ ہے کہ مرد اور عورت کے حقوق خدا کی نظر میں برابر ہیں ۔ مگر چونکہ ان کی خِلقت میں کچھ فرق ہے اور ان کی تخلیق کے تقاضے کچھ مختلف ہیں اس لئے بعض ذمّہ داریاں ان مختلف تقاضوں کے پیشِ نظر بدل جاتی ہیں ۔ اور تعلیمات کے کچھ حصّے بھی اسی فرق کے پیشِ نظر مختلف ہو جاتے ہیں ۔ لیکن جہاں تک حقوق کا تعلق ہے مرد اور عورت کے حقوق میں

ایک ذرّہ بھی فرق نہیں ہے

لیکن مجھے یہ دیکھ کر بہت تکلیف پہنچتی ہے کہ معاشرے کے بداثرات کے نتیجے میں جماعت احمدیہ میں بھی بہت سے مرد ظالم ہیں ۔ وہ اپنی عورتوں کے حقوق ادا نہیں کرتے ۔ وہ سمجھتے ہیں کہ عورتوں کا کام صرف یہ ہے کہ وہ بچے پیدا کرنے والی مشینیں بن جائیں ۔ اور ہماری خاطر ہر قسم کی مصیبتیں برداشت کریں اور اُف تک نہ کریں ۔ اور پھر بھی اگر ادنیٰ سا شکوہ بھی اُن کے خلاف پیدا ہو تو وہ گویا ان کو مارنے کا بھی حق رکھتے ہیں ۔ ایسی بہت سی مثالیں سامنے آکر دل کو انتہائی تکلیف پہنچتی ہے ۔

ابھی حال ہی میں لاہور میں مستورات کی ایک مجلسِ سوال و جواب منعقد ہوئی جس میں انہیں موقع دیا گیا کہ وہ عورتوں سے متعلق مسائل وغیرہ پوچھیں ۔ ایک خاتون نے سوال کیا کہ کیا عورتیں مردوں کی جوتیوں کے طور پر پیدا کی گئی ہیں ؟ اس خاتون کے

سوال میں بڑا درد تھا

مجھے بہت تکلیف پہنچی کہ جو اُس نے نہیں کہا وہ بھی اس سوال کے پس منظر سے ظاہر تھا ۔ اُس کو مَیں نے کہا کہ مرد عورتوں کی جوتیوں کے نیچے ہیں ۔ اس معنی میں کہ اللہ تعالیٰ نے ماؤں کے قدموں تلے جنّت رکھ دی ہے ۔ اس لئے تم نے جو سمجھا ، غلط سمجھا ۔ لیکن مَیں جانتا ہوں کہ تم ایسا کیوں کہہ رہی ہو ؟

دُنیا میں کچھ ایسے بدبخت بھی ہوتے ہیں جو ماؤں کے قدموں سے جنّت کی بجائے جہنّم لیتے ہیں اور بجائے اس کے کہ عورت کے حقوق کا خیال رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کریں ، وہ نہ صرف یہ کہ خود ظالم بنتے ہیں بلکہ دُنیا کے سامنے اسلام کو بھی ایک ظالم مذہب کے طور پر پیش کرتے ہیں ۔ ان بدبختوں نے اس کثرت کے ساتھ اسلام کی بدنامی کے سامان مہیا کئے ہیں کہ باہر کی دُنیا یہ سمجھتی ہے کہ اسلامی تہذیب محض مرد کی خدائی اور حکمرانی کا نام ہے ۔ اور اسلامی تہذیب نام ہے عورت کو انتہائی ذلّت کے ساتھ زندگی پر مجبور کرنے کا ۔ غیر مُسلم ، اسلام نام سمجھتے ہیں زنجیروں کا ۔ رسم و رواج کی زنجیروں کا اور ظلم و تشدّد کی زنجیروں کا جن میں مُسلمان عورت باندھی جاتی ہے ۔ اور مرد اس پر راج کرتا ہے ۔

یہ تصور آخر اہلِ مغرب کے دل میں کیوں پیدا ہوا؟ یہ درست ہے کہ بہت حد تک اسلام کے تاریک زمانوں کی تاریخ اس تصور کو پیدا کرنے کی ذمہ دار ہے۔ لیکن وہ تاریک زمانے تو چلے گئے۔ اب تو

روشنی کا دور

آگیا۔ اب تو اسلام کی از سرِ نو عظمتوں کی خاطر، اس کی بلندی کی خاطر اور اس کی رفعتوں کی خاطر احمدیت کا سورج طلوع ہوا ہے۔ پس مذہبی نقطۂ نگاہ سے بھی اندھیرے دن کے دور ختم ہوئے اور دنیا کے نقطۂ نگاہ سے بھی زمانہ ایسے دور میں داخل ہو چکا ہے کہ اس قسم کے خیالات قصۂ پارینہ بن رہے ہیں۔ اور ہر جگہ عورت بیدار ہو رہی ہے۔ اور اپنے حقوق کا مطالبہ کر رہی ہے۔

پس اس دور میں بھی اگر ظلم و تشدد کی ایسی مثالیں نظر آئیں تو وہ لوگ بہت ہی بدقسمت ہوں گے جن کی وجہ سے، آج جبکہ اسلام کے چہرے سے داغ دُور کرنے کا وقت ہے، کچھ لوگ نئے داغ اسلام کے چہرے پر لگا رہے ہوں۔

بعض مردوں کی یہ بدقسمتی صرف پاکستان اور ہندوستان کی جماعتوں تک ہی محدود نہیں بلکہ دنیا کی دوسری جماعتوں سے بھی ایسی

دردناک تکالیف کی شکایتیں

ملتی ہیں۔ اور جب تحقیق کی جاتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ بہت حد تک مرد کا قصور تھا۔ چنانچہ میں نے اپنے دورے کے دوران ایک ملک میں ایک کمیشن مقرر کیا جو ان حالات کا جائزہ لے اور رپورٹ کرے کہ کیوں خانگی معاملات میں یہ تکلیف دہ صورتیں پیدا ہو رہی ہیں؟ تو اس کمیشن نے جو بڑے ذمہ دار آدمیوں پر مشتمل ہے۔ مجھے رپورٹ کی کہ ہمارے جائزے کے مطابق اکثر و بیشتر مرد کا قصور ہے۔

مرد کے ان اقدامات کے نتیجے میں اگر عورت آزادی کی طرف مائل ہو رہی ہے اسلام سے باہر کی آزادی کی طرف اور ان ظالمانہ اقدامات کے خلاف اِس رنگ میں بغاوت کرے کہ وہ بغاوت بالآخر اسلام کے خلاف بغاوت پر منتج ہو جائے تو یہ سارے مرد خدا کے حضور جوابدہ اور ذمہ دار ہوں گے۔

تحقیق کے بعد جو واقعات معلوم ہوئے ہیں وہ تو ایک دردناک کتاب ہے اور یہ موقع ہی نہیں اور نہ وقت ہے کہ میں اُن کا تفصیلی ذکر کر سکوں۔ صرف ایک چھوٹی سی مثال دیتا ہوں تاکہ آپ کو اندازہ ہو کہ اس دنیا میں آج کے دور میں بھی مرد، عورت کے خلاف کیسا سفاکی کا معاملہ کر رہا ہے۔

بہت پرانی بات ہے جبکہ میں ربوہ میں قائد مجلس خدام الاحمدیہ ہوا کرتا تھا

ایک دفعہ مجھے اطلاع ملی

کہ ایک احمدی نوجوان جو فوج میں ملازم تھا اور چھٹی پر آیا ہوا تھا دریا کے کنارے جہاں دریا نے چھوٹی چھوٹی جھیلیں بنائی ہوتی ہیں، نہاتے ہوئے ڈوب گیا ہے۔ اور تلاش کے باوجود اس کی لاش دستیاب نہیں ہو سکی۔ چنانچہ میں بھی وہاں گیا۔ اور لاش تلاش کرنے کی کوشش کی۔ بالآخر وہ ایک چٹان کی تہ میں پھنسا ہوا نظر آیا چنانچہ میں نے اس کی بغل میں ہاتھ ڈال کر اس کی لاش کو وہاں سے باہر نکالا۔ یہ واقعہ بڑا دردناک تھا۔ لیکن اس واقعہ کی کوکھ سے بعض اور دردناک باتوں نے جنم لینا تھا۔ جو اب میرے سامنے آئیں۔ اس شخص کی بیوہ نے بڑے دردناک اور تکلیف دہ حالات میں اپنی اُس بچی کی پرورش کی جو یتیم رہ گئی تھی۔ سکول میں ٹیچر ہوئی قربانیاں دیں۔

دکھ کا بڑا لمبا زمانہ

نہایت صبر کے ساتھ کاٹا۔ اور بہت کچھ جمع کیا۔ صرف اس لئے کہ اس بچی کی زندگی بن جائے۔ اس بچی کی شادی ایک ایسے بدقسمت انسان سے کی گئی جس نے مطالبہ کیا کہ مجھے غیر ممالک میں بھجواؤ تاکہ میں اس کی زندگی بہتر بناؤں۔ اس بچی کی ماں نے اپنی ساری عمر کی پونجی جوڑ جاڑ کر رکھی ہوئی تھی، بیچ کر اس کے باہر جانے کا انتظام کیا چنانچہ وہ غیر ممالک میں تعلیم کے لئے چلا گیا۔ اور آہستہ آہستہ اس نے رابطہ توڑ دیا۔ پھر معلوم ہوا کہ وہ واپس آگیا ہے۔ اور اپنا پتہ بھی نہیں بتا رہا اور جس طرح ماں نے بیوگی کا زمانہ کاٹا تھا اسی طرح اس کی بچی خاوند کی زندگی میں بھی ایک قسم کی بیوگی کے

عالم میں زندگی بسر کر رہی ہے۔ اور اس کا ایک بچہ بھی ہے۔

یہ ایسے واقعات تو نہیں جن کے متعلق انسان یہ کہہ سکے کہ اُن کے مرتکب … اللہ تعالیٰ کی عقوبت کے نظام سے بچے رہیں گے۔ ایک نسل کے بعد دوسری … کو ظلم اور درد کا شکار بنا دینا انتہائی سفاکی ہے۔ اس سفاکی کے جو بھی موجبات اور محرکات ہیں انہیں اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ لیکن اس قسم کے واقعات جس سوسائٹی میں ہو رہے ہوں، وہ اس

سوسائٹی کے لئے ناسور

بن جاتے ہیں۔ پھر وہ ناسور پھیلتے ہیں اور اُن کے دکھ دُور دُور تک محسوس ہوتے ہیں۔

ہم نے تو تمام دنیا کے سامنے اسلام کے اعلیٰ معاشرے کے نمونے پیش کرنے ہیں۔ ہم تعلیم کے میدان میں خواہ کتنی بھی ترقی کر جائیں، اسلام کے احکامات کے فلسفے کے متعلق کتنی ہی دلنشین تقریریں کیوں نہ کریں، جب تک ہمارے قول کی تائید میں ہمارا عمل ایک نمونہ پیش نہ کر رہا ہو، دنیا پر ان باتوں کا کوئی اثر نہیں ہوتا چنانچہ جب بھی مجھے باہر اسلامی تعلیم کے متعلق گفتگو کرنے کا موقع ملا بلا استثناء آخر پر ہمیشہ یہی سوال ہوا کرتا تھا کہ جو کچھ آپ نے بتایا ہے وہ سب کچھ ٹھیک ہے۔ مگر اس کے عملی نمونے تو دکھائیں۔ اگرچہ یہ تعلیم بہت پیاری ہے، لیکن اگر یہ قابلِ عمل ہی نہیں تو ہمیں اس تعلیم کے متعلق کیا باتیں سناتے ہیں۔

صرف باہر ہی نہیں، بلکہ ابھی حالیہ سفر لاہور میں مختلف اہلِ فکر سے گفت و شنید کے دوران جب ایک گروہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت احمدیہ کے نظریات سے متاثر ہوا تو ان میں سے ایک شخص نے یہی سوال کیا کہ آپ نے اسلام کے بارے میں جو تصورات پیش کئے ہیں وہ بہت خوشکن ہیں۔ اور توجہ کو کھینچ رہے ہیں۔ لیکن عملاً اس کی کوئی تصویر دنیا میں ہے بھی یا نہیں؟ اور اگر

کروڑہا مسلمان

دنیا میں بس رہے ہوں اور ایک چھوٹی سی بستی میں اس تصویر کی کوئی جھلک دکھائی نہ دے تو باہر کی دنیا کو آپ کس طرح اسلام کی طرف بلا سکتے ہیں؟ جن امور کے متعلق وہ گفتگو تھی اُن کے کچھ نمونے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ربوہ میں موجود تھے۔ چنانچہ میں نے اُن کو توجہ دلائی اور بتایا کہ اگرچہ ساری دنیا میں ہم پر بے شمار بوجھ ہیں اور خواہش کے باوجود تمام انسانی حقوق ادا کرنے کی ہم استطاعت نہیں رکھتے۔ پھر بھی جو باتیں ہم کہتے ہیں اُن کا کسی قدر نمونہ آپ کو ربوہ میں مل سکتا ہے۔ میں نے ان کو ان کی تفصیل بتائی تو وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے مطمئن ہو گئے۔

لیکن جہاں تک اسلامی معاشرے میں عورت کے مقام کا تعلق ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ جب تک غیر معمولی طور پر پاکیزہ اور خوشحال اور

جنت نشان سوسائٹی

ہم پیدا نہیں کرتے اُس وقت تک دنیا کی قومیں اس تعلیم کی طرف توجہ نہیں کریں گی۔ دنیا کی عورت کو یہ محسوس ہونا چاہیئے کہ احمدی عورت زیادہ خوش ہے۔ اور زیادہ مطمئن ہے۔ اس کے گھر میں جنت ہے۔ اس کے پاؤں تلے جنت ہے۔ آئندہ نسلوں کو بھی وہ جنت کا پیغام دے رہی ہے۔ اور موجودہ نسل کو بھی جنت کی طرف بلا رہی ہے۔ پاؤں تلے جنت ہونے کا ایک یہ معنی بھی ہے کہ آئندہ نسلوں کے لئے وہ ایسی جنت کا سامان چھوڑ رہی ہے کہ اُن کی پاکیزہ نسلوں کو دیکھ کر لوگ اُن ماؤں پر سلام بھیجیں گے اور اُن کے لئے رحمت کی دعا کریں گے کہ بڑی ہی خوش قسمت مائیں تھیں جنہوں نے ایسے بچے پیدا کئے۔ پس اس نقطۂ نگاہ سے مرد پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں وہ لازماً مرد کو ادا کرنی چاہئیں۔

یہ درست ہے کہ بعض دوسرے جرائم اور بھیانک نظام شکنی کے نتیجے میں … کو یا نظامِ جماعت سے اخراج کی سزائیں دی جاتی ہیں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جو مرد

بنیادی انسانی حقوق

ادا نہیں کرسکتا، اور جس میں رحمت اور شفقت نہیں ہے، وہ اسلام کی طرف منسوب ہونے کا اہل ہی نہیں ہے۔ اگر اس کا خیال ہے کہ وہ گھر میں ظلم و ستم روا رکھ کر اور غریب عورتوں کو دکھ دے کر اور محض تشدد کی مشین بن کر اسلامی حقوق ادا کر رہا

ہے اس لئے وہ جنت میں چلا جائے گا تو یہ اس کا وہم ہے۔ خواہ وہ کتنی ہی نمازیں کیوں نہ پڑھے، وہ جنت میں نہیں جاسکتا۔ وہ جنت الحمقاء میں تو جاسکتا ہے لیکن اس جنت میں نہیں جاسکتا جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلاموں کے لئے بنائی گئی ہے۔

ہمارے معاشرے میں غریب گھروں کے کچھ ایسے دکھ ہیں جو ہماری زندگی کا ایک عنصر بن گئے ہیں۔ بچے پیدا ہو رہے ہیں لیکن اُن کے لئے پورے سامان مہیا نہیں ہیں۔ نہ کپڑے کافی ہیں، نہ دیکھ بھال کا پورا انتظام ہے۔ پھر گرمیوں میں مچھروں کی وجہ سے راتوں کو جاگنا پڑتا ہے۔ علاوہ ازیں وبائی بیماریاں ہیں جو پیچھا نہیں چھوڑتیں۔ مرد محسن بھی ہوں تب بھی عورتیں ان

مُصیبتوں کی چکّی

میں پِستی جاتی ہیں۔ سارا دن مردوں کے کھانے پکانے، بچوں کی دیکھ بھال ان کے گند صاف کرنے، راتوں کو اُن کے لئے جاگنا؛ ان کی بیماریوں میں اُن کے لئے تڑپنا اور دعائیں کرتے کرتے راتوں کے بعد راتیں اپنی نیند حرام کردینا اور بعض اوقات سکون کا لمحہ بھی نصیب نہ ہونا۔ ان حالات سے عورت کو بہرحال دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اگر مرد شفیق بھی ہو، تب بھی یہ بڑی سخت زندگی ہے۔ خدا ہمیں توفیق دے کہ ہم ان سارے دکھوں کو دُور کریں۔ لیکن یہ دَور آنے پر خدا جانے کتنا وقت لگے گا۔ مگر یہ کہاں کی انسانیت ہے کہ ان دکھوں میں مرد ایک یہ اضافہ بھی داخل کردے کہ وہ ظالم بن جائے۔ اور عورت کا احسان مند ہونے کی بجائے اس پر تحکم کرے۔ اور اس پر بدظنیاں کرے۔ وہ اس کے لئے بچے پیدا کرے اور مرد کہے کہ تم بدچلن ہو۔ ایسا ظالم اور سفاک ہو کہ اس کو کسی طرح چین نہ لینے دے۔ ان کا جسم بھی جہنم میں جھونک دے اور اس کی روح بھی جہنم میں جھونک دے۔ ایسا شخص تو انسان کہلانے کا بھی مستحق نہیں ہے۔ کجا یہ کہ وہ اسلام کی طرف منسوب ہو اور اسلام بھی وہ جو آج احمدیت کی شکل میں دُنیا کے سامنے نمودار ہوا ہے۔ جس پر ابھی لمبا زمانہ نہیں گزرا

پس ایسے

مَردوں کو مَیں توجہ دِلاتا ہُوں

کہ وہ اپنی اصلاح کریں۔ اسی طرح جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ نگرانی کریں کہ اگر ایسے مردوں کی اصلاح نہ ہوئی اور وہ ظلم اور سفاکی سے باز نہ آئے تو اس کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے کہ ان کو جماعت سے الگ کردیا جائے۔ جس اسلام کو جماعت احمدیہ پیش کرے گی لازماً اس کے نیک نمونے ساتھ لے کر چلے گی۔ ورنہ ہمیں فتح نصیب نہیں ہوگی۔ ان بدنمونوں کو اپنے پہلو میں سمیٹ کر چلنے کی ہم میں طاقت نہیں۔ پس اگر وہ اسلام کا ایک پاک نمونہ پیش کرکے جماعت کے ساتھ چلنا چاہتے ہیں تو وہ جماعت کے ساتھ بے شک رہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ

پہلے سے بڑھ کر پاک نمونے

پیش کریں۔ اُن کے گھروں میں ایسی عورتیں ہوں جو گواہی دیں کہ ہمارے مرد دوسرے مردوں سے زیادہ رحیم، زیادہ شفیق اور زیادہ محبت اور پیار کرنے والے اور ہمارا زیادہ خیال رکھنے والے ہیں۔ اگر وہ ایسے ہیں تو وہ حق رکھتے ہیں کہ احمدیت کے قلعے میں شامل رہیں۔ لیکن اگر انہوں نے احمدیت کے ساتھ چل کر ایسے مناظر پیش کرنے ہیں جن کو دیکھ کر گھِن آتی ہے۔ تو بہتر ہے کہ وہ خود الگ ہو جائیں۔ اگر وہ خود الگ نہیں ہوں گے تو نظام جماعت کو انہیں الگ کرنا پڑے گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم عورتوں کے حقوق پوری طرح ادا کریں۔ جماعتیں ان باتوں کی نگرانی رکھیں اور حتی المقدور پیار اور محبت کے ساتھ پہلے اصلاح کی کوشش کریں۔ اگر جماعتیں ان کی اصلاح میں ناکام ہو جائیں تو پھر مجھے لکھیں کہ فلاں فلاں مرد ایسے ہیں جو ہرگز احمدی کہلانے کے مستحق نہیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے کہ ہم جلد از جلد معاشرے کی ساری بیماریوں کو دور کر سکیں۔

خطبہ ثانیہ کے دوران حضور نے فرمایا:۔

خطبہ میں مَیں نے جس واقعہ کا ذکر کیا ہے اس میں جو پہلی نسل یعنی بیوہ کا دُکھ ہے جو خاوند کے ڈوب جانے کے حادثے کے نتیجے میں پیدا ہوا جماعت احمدیہ بھی ایک حد تک یوں اس کی ذمہ دار ہے کہ بیوہ کا دکھ کم کرنے اور نگہداشت کرنے کی ذمہ داری جماعت سنبھالتی۔ آخر اسلام نے

بیوگان کی نگہداشت

کے بارہ میں اور اُن کی دوبارہ شادیوں کے بارے میں جو تعلیم دی ہے اگر احمدی سوسائٹی اس طرف توجہ نہ کرے اور فوری طور پر بیوگان کی سرپرست نہ بن جائے، اسلامی تعلیم بتا کر ان کی غلط قدروں کو زائل کرنے کی کوشش نہ کرے اور اُن کو صحیح اسلامی تعلیم سے آگاہ کرکے اچھے نیک مردوں سے جو بیوگان کا خیال رکھ سکیں اُن کی دوبارہ شادی کا انتظام نہ کرے تو اس بے اعتنائی کی وجہ سے پہلی نسل کے دکھ میں جماعت بھی کسی حد تک شریک ہو جاتی ہے۔

خطبہ میں مَیں یہ بات بھی بتانی چاہتا تھا لیکن اس وقت نظر سے رہ گئی۔ اب اس کو بھی شامل کرلیں کہ جہاں بھی بیوگان اور یتامیٰ پائے جائیں، جماعتیں فوری طور پر اُن کی سرپرستی کا انتظام کریں اور اُن کی مادی ضروریات کے علاوہ اخلاقی اور روحانی ضروریات کا بھی خیال رکھیں ☆

(منقول از الفضل ربوہ مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۸۳ء)

وِلادت

مکرم ہدایت اللہ صاحب ہیلش فرینکفورٹ (مغربی جرمنی) کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور بزرگانِ سلسلہ کی دُعاؤں کے طفیل مورخہ ۳/۸۳/۱۰ کو بیٹا عطا فرمایا ہے جو مکرم چوہدری سعید احمد صاحب ایڈیشنل ناظر جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان کا نواسہ ہے۔ واضح رہے کہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہِ شفقت ولادت سے کافی عرصہ قبل بچے کا نام "ستر فادن طارق" تجویز فرمادیا تھا۔ اس جہت سے نومولود حضور پرنور کی قبولیتِ دُعا کا ایک اور زندہ نشان ہے۔ قارئین سے عزیز نومولود کے نیک، صالح و خادم دین ہونے اور درازیٔ عمر و بلندیٔ اقبال کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (اِدارہ)

تصحیح اور معذرت

بدر مجریہ ۲۱ راپریل ۱۹۸۳ء صفحہ پر مکرم سید عبدالعزیز صاحب مقیم نیوجرسی (امریکہ) کا دلچسپ تحقیقی مضمون بعنوان "حضرت عیسیٰ کے خاندان کا تذکرہ" شائع ہوا ہے۔ افسوس کہ سہو کتابت اور کاپی ریڈر کی سہو نگاہ کے باعث عنوان کے ساتھ مضمون نگار کا نام درج نہیں ہوسکا جس کے لئے اِدارہ تہِ دل سے معذرت خواہ ہے۔ اُمید ہے قارئین اس فروگذاشت کی تصحیح فرمالیں گے۔ شکریہ۔

(اِدارہ)

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَ النّاصِرُ
کراچی میں
معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں!
الرؤف جیولرز
۱۶۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد ۔ کراچی
(فون نمبر:۔ ۶۱۷۰۶۹)

قسط اوّل

مسئلہ ختم نبوت اور جماعت احمدیہ

تقریر مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۲ء

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۔

(الاحزاب: ۴۱)

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں
دل سے ہیں خدام ختم المرسلیں
شرک اور بدعت سے ہم بیزار ہیں
خاک راہ احمد مختار ہیں
تم ہمیں دیتے ہو کافر کا خطاب
کیوں نہیں لوگو تمہیں خوف عقاب

سورۃ فاتحہ جسے ایک مسلمان دن میں کم از کم ۳۲ بار پڑھتا ہے اس میں وہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگتا ہے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۔ اے اللہ تو ہمیں سیدھے راستہ پر چلا۔ ان لوگوں کے راستے پر جن پر تو نے انعام کیا اس دعا میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ سکھایا کہ تم مجھ سے وہ تمام انعام مانگو جو تم سے پہلی امتوں میں انعام پانے والے لوگوں پر میں کرتا رہا ہوں یہ ظاہر ہے کہ اس دعا میں صرف ہدایت طلب کرنا مقصود نہیں ہے کیونکہ اگر صرف یہی مقصد ہوتا تو اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کے الفاظ کہنا کافی تھے اس کے ساتھ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کے الفاظ زیادہ کرنے کی قطعاً ضرورت نہیں تھی ان الفاظ کا زیادہ کرنا صاف بتاتا ہے کہ گزشتہ انعام پانے والوں کے انعاموں کی طرف توجہ دلا کر مسلمانوں کے دلوں میں ان انعاموں کی طلب اور ان کے حصول کے لئے تڑپ کا جذبہ پیدا کرنا مقصود تھا اور امت محمدیہ کے معیار کو بلند کر کے مسلمانوں کو اس بات کی طرف متوجہ کرنا تھا کہ جو انعام پہلی امتوں کو متفرق طور پر ملتے رہے وہ سب کے سب تمہارے لئے بصورت اتم جمع کر دیئے گئے ہیں۔ چنانچہ اس کی تشریح قرآن مجید کی یہ دوسری آیت کرتی ہے

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۔ (النساء)

اور جو لوگ بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں گے وہ ان لوگوں میں شامل ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین (میں) اور یہ لوگ بہت ہی اچھے رفیق ہیں اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے انعام پانے والے لوگوں کے مختلف طبقات بیان فرمائے ہیں اور بتایا کہ دین کے رستہ میں منعم علیہ لوگ چار قسم کے ہوتے ہیں اوّل نبی دوم صدیق سوم شہید اور چہارم صالح یعنی کوئی شخص اپنی استعداد اور اپنے محاسن کی بناء پر اور ضرورت زمانہ کے لحاظ سے نبوت کا انعام پالیتا ہے اور خدا تعالیٰ کے مکالمہ مخاطبہ اور امور غیبیہ سے بکثرت مشرف ہو کر مخلوق خدا کی طرف مبعوث ہوتا ہے اور کوئی شخص صدیق بن جاتا ہے اور کوئی شہید و صالح۔

نبوت نعمت اور رحمت ہے

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۔

(المائدۃ: ۲۱)

یعنی تم خدا تعالیٰ کی نعمت کو یاد رکھو جب کہ اس نے تم میں روحانی لحاظ سے اپنی سب سے بڑی نعمت کے طور پر انبیاء مبعوث فرمائے اور دنیاوی لحاظ سے تمہیں بادشاہ بنا دیا۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے رسولوں کی آمد کو رحمت قرار دیا فرمایا اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۝ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ہم رسولوں کو بھیجا کرتے ہیں یہ تیرے رب کی طرف سے رحمت کے طور پر ہوتا ہے اور یہ رحمت اس وقت اپنے عروج کو پہنچ گئی جب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ کہ ہم نے حضور کو تمام عالمین کے لئے رحمت کے طور پر مبعوث فرمایا اور اسی رحمۃ للعالمین کے ذریعہ ساری دنیا کو یہ بشارت دی لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ کہ تم کبھی بھی خدا تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کی نعمت اور رحمت قیامت تک جاری و ساری رہے گی اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہی اپنا یہ فیصلہ بھی بیان فرما دیا ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ یعنی خدا تعالیٰ جب بھی کسی قوم پر اپنی نعمت اور رحمت نازل کرتا ہے تو اس کو بدلتا نہیں جب تک وہ قوم اپنے دل کی حالت کو بدل نہ دے۔ (انفال: ۵۴)

مسلمانوں کی تیرہ سو سالہ دعائیں

سامعین کرام تیرہ سو سال تک امت محمدیہ کا ہر فرد اللہ تعالیٰ سے انعام اور رحمت کی دعائیں دن میں کئی کئی بار مانگتا رہا لیکن انعام تو امت میں سینکڑوں افراد کو ملے دنیوی لحاظ سے مسلمان بادشاہ بھی ہوئے مگر روحانی لحاظ سے سب سے بڑا مقام یعنی نبوت کا کسی فرد کو نہ ملا۔ کتنی عجیب بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انعام مانگنے کے لئے مسلمانوں کو دعا سکھائی اور مسلمان تیرہ صدیاں وہ انعام مانگتے رہے پر وہ انعام ان کو نہ ملا کتنا ظلم ہوگا امت مسلمہ پر اگر وہ خدا جس نے یہ دعا سکھائی تھی اور اس کا وعدہ تھا کہ وہ اپنی نعمت اور رحمت کو ہمیشہ جاری و ساری رکھے گا اس نے اس زمانہ میں بھی رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں اپنی رحمت اور نعمت کا نزول فرمایا اور حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو مقام نبوت عطا فرمایا۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ ہمارے مسلمان بھائی اس روحانی لحاظ سے اعلیٰ و افضل انعام مل جانے پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتے اور آنے والے کی آواز پر لبیک کہتے مگر افسوس ان مسلمان مولویوں نے ہی آنے والے کا کفر کے فتووں سے استقبال کیا ہر جائز و ناجائز طریقوں سے اس خدائی آواز کو دبانے کی کوششیں کیں اور آنے والے کے مشن کو ناکام بنانے کی ہر تدبیر کو اختیار کیا اور ایسا ہونا بھی کیوں نہ جبکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں صاف طور پر فرما دیا ہے يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ (یٰسٓ ۳۱) جب بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی برگزیدہ رسول مبعوث ہوتا ہے تو [illegible] اس کا تحقیر آمیز انداز میں مذاق اڑاتے [illegible] قرآن کریم اور تاریخ سے اس حقیقت کی بھی نشاندہی ہوتی ہے کہ مخالفین کا [illegible] سے ہی یہ طریق بھی رہا ہے کہ وہ عقیدہ [illegible] رہتے کہ اب نبی نہیں آئے گا اور نبوت کا دروازہ بند ہو گیا ہے اس لئے وہ اب کسی نبوت اور رحمت کو قبول کرنے کے تیار نہیں ہیں۔

انکار نبوت کے خطرناک نتائج

چنانچہ حضرت یوسف علیہ السلام کی [illegible] نے آپ کے بعد آنے والے انبیاء کا [illegible] کرتے ہوئے کہا لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا کہ آپ کے بعد اب کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم یہود نے کہا لا نبی بعد موسیٰ [illegible] کہ موسیٰ علیہ السلام کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اللہ تعالیٰ نے [illegible] کے زمانے میں اس عقیدے کے ہونے کا [illegible] کرتے ہوئے فرمایا وَاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا (جن آیت ۸) یعنی یہود یہ یقین رکھتے تھے جس طرح تم یقین رکھتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کسی کو نبی بنا کر مبعوث نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اس عقیدے کے جواب میں حضرت رسول کریم کو ضرورت حقہ کے مطابق کھڑا کرتے ہوئے اس خیال کی تردید فرمائی اور اس قسم کا نظریہ رکھنے والوں کے متعلق سورہ مومن آیت ۳۵-۳۶ میں كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابٌ فرما کر اس باطل عقیدہ پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے اس کے خلاف یہ فتوے دیئے ہیں:- (۱) فرمایا ایسا عقیدہ گمراہ کن ہے (۲) اسراف و حد سے نکلنے کا نتیجہ ہے (۳) شک کی پیداوار ہے (۴) بغیر دلیل و ثبوت کے ہے اللہ تعالیٰ نے کبھی نہیں فرمایا کہ میں آئندہ نبی نہیں بھیجوں گا (۵) [illegible] عقیدہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہے (۶) ایسا ہی مومنوں کی بھی ناراضگی کا موجب ہے (۷) یہ دلوں پر مہر کا نتیجہ ہے (۸) ایسا ہی اس کا موجب تکبر ہے نیز جبر بھی اس کے پیدا کرنے کا باعث ہے۔

جماعت احمدیہ کو بھی گزشتہ [illegible] سے یہی کہا جا رہا ہے کہ اب کسی [illegible] کی ضرورت نہیں ہے [illegible]

… ہیں اور لانبی بعدی کے من مانے … معنے و مفہوم پیش کر کے … آپ کو طفل تسلی دی جا رہی ہے اور عوام کو گمراہ کیا جا رہا ہے۔ کس قدر مضحکہ خیز بات ہے کہ ایک طرف صراط الذین انعمت علیہم کی منہ سے دن میں کم و بیش ۳۲ بار دعا کرتے ہیں اور دوسری طرف سب سے اعلیٰ و افضل مقام کا انکار کرتے ہیں۔ لیکن ان علماء شر اور پاکستان کی قومی اسمبلی اور رابطہ عالم اسلامی کو یاد رکھنا چاہیئے اور اس حقیقت کو کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے قرآن و تاریخ کے اوراق گواہ ہیں۔ جب اور لوگ بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت اور نعمت کی راہ میں حائل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے کچھ مدت تک ان کو مہلت دی اور پھر خس و خاشاک کی طرح اڑا کر رکھ دیا۔ کہاں ہیں … فرعون اور ابوجہل جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی رحمت اور نعمت کو ٹھکرا دیا۔ کون ہے ان کا نام لیوا۔

سامعین کرام!! دور کیوں جائیں آج سے صرف ۹۰ سال پہلے بٹالہ (جہاں سے آپ گزر کر آئے) وہاں کے محمد حسین بٹالوی نے یہ کہا تھا کہ میں نے ہی مرزا صاحب کو اٹھایا تھا اور اب میں ہی اسے گراؤں گا۔ اللہ تعالیٰ کی نعمت کو … کا دعویٰ کرنے والے کا عبرتناک انجام بچشم خود ملاحظہ فرما لیجئے کیا بٹالہ میں ان کا کوئی نام لیوا ہے۔ کیا امرتسر میں ثناء اللہ امرتسری کا کوئی جاننے والا ہے جس مجلس احرار نے ۱۹۳۴ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی اللہ کا انکار کر کے آپ کی جماعت کو ایک سال کے اندر اندر ختم کر دینے کے بدترین عزائم کا برملا اظہار کیا تھا۔ ہے مشرقی پنجاب یا ہندوستان میں اس کا کہیں نام و نشان؟ اس کے بالمقابل نبی اللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ جماعت بفضلہ تعالیٰ ۹۲ سال سے نہ صرف قائم ہے بلکہ روز افزوں ترقی کر رہی ہے آج جماعت احمدیہ بڑی شان سے اپنا سالانہ جلسہ کر رہی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی نعمت اور رحمت کے مل جانے پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لا رہی ہے۔ اگر نبوت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہوتا تو اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کیسی؟ پس رابطہ عالم اسلامی اور پاکستانی حکمرانوں کو اس سے عبرت حاصل کرنی چاہیئے اور اگر وہ اپنی طاقت کے بل بوتہ … پر ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی نعمت اور رحمت پر پابندیاں عائد کرنے … مزاحم ہونے کی کوشش … وہ دن دور نہیں جب ان کا … ابوجہل جیسا ہو جائے … ثناء اللہ امرتسری اور مجلس احرار کی طرح ان کا بھی نام و نشان ختم ہو جائے گا۔

جماعت احمدیہ پر انکار ختم نبوت کا الزام سراسر بہتان ہے

جماعت احمدیہ پر مخالفین ہمیشہ یہ بہتان تراشی کرتے رہے ہیں کہ جماعت احمدیہ ختم نبوت کی منکر ہے حالانکہ جماعت احمدیہ نوے سال سے اس الزام کی تردید کرتی چلی آ رہی ہے اور ہزار ہا مرتبہ اس امر کی وضاحت کر چکی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی کریمؐ کو قرآن مجید میں خاتم النبیین قرار دے دیا ہے تو کسی کی کیا مجال ہے کہ وہ قرآن کا جوا اپنی گردن پر رکھتے ہوئے اس امر سے انکار کر سکے جماعت احمدیہ اور مقدس بانی جماعت پر انکار ختم نبوت کا الزام رکھنا صریحاً زیادتی اور ظلم ہے کیونکہ ہم دل و جان سے اور اپنی روح کی گہرائیوں سے آنحضرتؐ کو خاتم النبیین تسلیم کرتے ہیں چنانچہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"مجھ پر اور میری جماعت پر جو یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم رسول اللہ کو خاتم النبیین نہیں مانتے یہ ہم پر افترائے عظیم ہے ہم جس قوت یقین معرفت اور بصیرت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء مانتے ہیں اور یقین کرتے ہیں اس کا لاکھواں حصہ بھی وہ لوگ نہیں مانتے"

(الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۵ء)

اسی طرح فرماتے ہیں:۔

"میں جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا قائل ہوں اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اس کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔"

(تقریر واجب الاعلان ص ۵)

اس واضح اعلان کے باوجود آپ پر اور جماعت پر کفر کا فتویٰ لگایا جاتا ہے اور اسی غلط الزام کی بنیاد پر ہمیں ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے اس کفر بازی کے جواب میں آپ نے یہی فرمایا ہے

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

پاکستان قومی اسمبلی بھی غیر مسلم قرار پاتی ہے

پس ہم احمدی مسلمان حضرت سرور کائنات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین تسلیم کرتے اور قرآن مجید کی اس نص صریح پر ایمان رکھتے ہیں ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین (الاحزاب) … سے انکار نہیں ہے کہ خاتم النبیین کی تفسیر اور حضرت رسول اکرمؐ کے اس مقام ارفع کی تشریح و توضیح میں ہم احمدی مسلمانوں کا دوسرے مسلمانوں سے اختلاف ہے دوسرے مسلمان خاتم کے یہ معنی کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ آخری نبی ہیں۔ اب آپؐ کے بعد تا قیامت کبھی کسی قسم کا نبی نہیں آ سکتا۔ اب اگر کوئی شخص لفظ خاتم کے بعد کسی شخص کو نبی مانے تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو گا یہ وہ ترجمہ ہے جو لفظ خاتم کا پاکستان قومی اسمبلی نے ستمبر ۱۹۷۴ء میں کیا۔ پاکستان قومی اسمبلی کا اگر یہ ترجمہ صحیح تسلیم کر لیا جائے تو ساری قومی اسمبلی کے ارکان علماء اور مسلمان اپنے ہی ترجمہ کی رو سے غیر مسلم اور دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتے ہیں کیونکہ خود ان کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ بجسم عنصری ۱۹ سو سال سے آسمان پر زندہ ہیں اور وہ دوبارہ آئیں گے دنیا کے تمام مسلمان جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں وہ اس ترجمہ کے مطابق دائرہ اسلام سے خارج اور کافر قرار پاتے ہیں اس حقیقت کا اعتراف ایک غیر از جماعت عالم جناب محمد عثمان صاحب فارقلیط نے مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا ہے:۔

"اگر قادیانی اس لئے کافر ہیں کہ وہ آنحضرتؐ کے بعد مرزا صاحب قادیانی کو مسیح موعود اور نبی مانتے ہیں تو ہمارے علماء بھی کافر قرار پائے کیونکہ وہ بھی حضرت عیسیٰ کو لا کر ختم نبوت کا انکار کرتے ہیں۔"

(شبستان نومبر … ص …)

قرآن اور مسئلہ ختم نبوت

سامعین کرام! ہر وہ شخص جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے اس کے نزدیک قرآن کا فیصلہ مقدم اور حتمی ہوتا ہے۔ قرآن کا فیصلہ خدائی فیصلہ ہوتا ہے اور اس کا انکار خدائی کلام کا انکار کہلاتا ہے۔ ہمارے مسلمان بھائی خاتم النبیین کے معنی آخری نبی کے کرتے ہیں جس کے عملاً حضرت عیسیٰؑ کی دوبارہ آمد کے عقیدہ کی وجہ سے وہ خود بھی قائل نہیں لیکن اگر ان کے اس مفہوم کو مان بھی لیا جائے تو سوائے آیت خاتم النبیین کے جو کہ ہمارے اور ان کے درمیان زیر بحث ہے۔ سارے قرآن کی کوئی ایک آیت بھی ان کے معنی و مفہوم کی تائید و تصدیق نہیں کرتی اور وہ قرآن کریم کی کسی آیت سے یہ ثابت نہیں کر سکتے کہ رسول کریمؐ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ زمین و آسمان گواہ ہیں پچھلے نوے سال سے غیر احمدی علماء بار بار مطالبہ کے ایک آیت بھی ایسی پیش نہ کر سکے جو ان کے معنوں کی تائید کرتی ہو۔ اس کے بالمقابل جماعت احمدیہ قرآن کریم سے ایسی بہت سی آیات پیش کرتی ہے جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی نبوت کا سلسلہ جاری ہے ان میں سے چند آیات پیش خدمت ہیں:۔

(۱) وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝

جو لوگ بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں گے وہ ان لوگوں میں شامل ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا۔ یعنی نبیوں، صدیقوں، شہداء اور صالحین میں شامل ہوں گے۔ لفظ مع عربی زبان میں فی اور من کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے جس کا مفہوم اگلے گروہ میں شامل کرنا ہے چنانچہ امام راغب الاصفہانی اپنی لغت مفردات القرآن میں فاکتبنا مع الشاہدین کی تفسیر میں لکھتے ہیں ای اجعلنا فی زمرتہم کے معنے یہ ہیں کہ ہمیں شاہدین کے زمرہ میں داخل کرے قرآن میں بھی مع کا لفظ من یا فی کے معنوں میں استعمال ہوا ہے جیسے توفنا مع الابرار ہمیں ابرار کے زمرہ میں داخل کر کے وفات دینا۔ اس آیت میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی صدیق شہید صالح بننے کے لئے اللہ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو شرط قرار دیا ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ آنحضرتؐ کے بعد نبوت، صدیقیت، شہادت اور صالحیت کے دروازے کھلے ہیں آیت خاتم النبیین ان کو بند نہیں کرتی بلکہ یہ آیت تو مفہوم کو اور واضح کر دیتی ہے کہ آئندہ نبی، صدیق، شہید، صالح پیدا ہوں گے اور صرف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی مہر لگی ہوئی ہو گی تب ہی وہ معتمد سمجھے جائیں گے۔

(۲) سورہ اعراف کی آیت ۳۶ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

اے آدم کے بیٹو! اگر تمہارے پاس تم میں

سے رسول بنا کر بھیجے جائیں اس طرح کہ وہ تمہارے سامنے میری آیات پڑھ کر سنائے پھر جو لوگ تقویٰ اختیار کریں اور اصلاح کریں اُن کو آئندہ کے لئے کسی قسم کا خوف نہ ہوگا اور نہ وہ ماضی کی کسی بات پر غمگین ہوں۔۔۔ اِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ بہ نون تاکید ہونے کے سبب جا سکے تو زمانہ مستقبل سے وابستہ کر رہا ہے۔

۲۳۔ پھر سورۃ حج کی آیت ۷۶ میں فرمایا۔ اَللّٰهُ یَصْطَفِیْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ۔ اللہ چنتا ہے یا چنے گا فرشتوں میں سے رسول اور لوگوں میں سے بھی۔ یَصْطَفِیْ مضارع کا صیغہ ہے جو اس جگہ قانون بیان کرنے کی وجہ سے استمرار تجددی کا فائدہ دیتا ہے مضارع کے معنے حال کے بھی ہوتے ہیں اور مستقبل کے بھی۔

(۲۴)۔۔۔ سورہ آل عمران میں فرمایا وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ (آل عمران : ۸۲)

یاد کرو جب اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے عہد لیا البتہ میں نے تم کو کتاب اور حکمت دی ہے پس اگر کوئی رسول تمہاری تعلیمات کا مصدق تمہارے پاس آئے تو تم ضرور اُس پر ایمان لانا اور ضرور مدد کرنا۔۔۔ اس آیت سے ظاہر ہے کہ نبیوں سے قوم کی نمائندگی میں بعد میں آنے والے نبی کے متعلق ایمان لانے اور نصرت کرنے کے لئے عہد لیا گیا یا یہ عہد ہر نبی کے متعلق لیا گیا۔ قرآن مجید میں ہے کہ اسی قسم کا عہد رسول کریمؐ سے بھی لیا گیا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰى وَعِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا۔ یاد کر جب ہم نے نبیوں سے اُن کا پختہ عہد لیا اور تجھ سے بھی اور نوح، ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ ابن مریم (علیہم السلام) سے بھی اور ہم نے اُن سب سے مضبوط عہد لیا تاکہ خدا تعالیٰ صادقوں سے اُن کی سچائی کے بارے میں سوال کرے اور اُس نے کافروں کے لئے دردناک عذاب تیار کیا ہے۔۔۔ اس آیت سے ظاہر ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہی نبیوں والا عہد لیا گیا ہے تا مسلمان آئندہ آنے والے رسول پر ایمان لائیں اور اس کی مدد کریں۔۔

اس کے علاوہ اور بہت سی آیات سے (باقی)

بھٹو صاحب

از مکرم الحاج مولوی محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی ایل ایل بی حیدرآباد

۴ر اپریل کے منصف میں جناب خالد قادری صاحب نے اپنے مضمون کا عنوان حسب ذیل سوالیہ جملہ سے باندھا ہے

"پاکستان کو دو لخت کرنے والوں کے سردار جنہیں پاکستان کو دو ٹکڑے کرنے کا افتخار ہے کس نے مرحوم کیا؟"

اس سوال کا حل حسب ذیل دو شعروں میں دکھائی دیتا ہے ۔

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

موصوف نے جو خیال آرائی فرمائی ہے اس پر جناب وقار احمد صاحب ایڈوکیٹ نے ۱۷ر اپریل کے منصف میں اپنے ذاتی مشاہدات تجربات اور حقائق کی روشنی میں زیر عنوان "پاکستان اور بھٹو" اپنے تأثرات بڑی شرح و بسط کے ساتھ قلمبند کئے ہیں ان ہر دو صاحبان کے مضامین میں ایک امر جو محتاج غور ہے وہ قادیانیوں کا مسئلہ ہے اوّل الذکر تحریر فرماتے ہیں کہ:۔ "بھٹو صاحب اس قدر جری مسلمان تھے کہ انہوں نے قادیانیوں کو اسلام سے خارج کیا اور ان کے اس فیصلہ کو ساری دُنیا کے مسلمانوں نے قبول کیا وہ لوگ بھی جو بھٹو صاحب کو مسلمان نہیں سمجھتے اگر بھٹو قادیانیوں کو کافر قرار نہ دیتے۔۔ ۔۔۔ تو ان کی حکومت اسی طرح بغیر کسی مشکل کے جاری رہتی جس طرح جنرل ضیاء الحق کی حکومت چل رہی ہے۔" ثانی الذکر اپنے حالیہ دورۂ اسلام آباد کے موقع پر ایک مرکزی وزیر اور عہدہ دار سے ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ۔ "اس عہدہ دار نے بھٹو کے بارہ میں اس قدر شرمناک باتیں بتائیں جنہیں دہرایا نہیں جا سکتا۔۔۔۔ اسلام سے اُس کا دُور کا بھی واسطہ نہیں تھا۔ وہ کھلے بندوں شراب پیتے اور ہر غیر اسلامی کام کرتے تھے۔۔۔ جناب خالد قادری صاحب کو یہ معلوم ہونا چاہیئے

۱۲۔ ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی نبی آسکتا ہے۔ مگر وہی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمتی ہو لیکن ہمارے مخالفین اس طرح کی کوئی آیت قرآن مجید سے پیش کرنے سے قاصر ہیں۔ (باقی)

کہ اُن کا نام خالد قادری ہونے سے وہ مسلمان نہیں ہو جاتے۔ اکثر مسلمان اسلامی نام رکھنے کے باوجود مشرکانہ عمل رکھتے ہیں۔۔۔ کون مسلمان ہے اور کون اسلامی نام رکھنے کے باوجود مشرک ہے۔ یہ دالک حقیقی ہی جان سکتا ہے جو دل کے بھید سے واقف ہے۔ خالد قادری صاحب کی ناواقفیت کا یہ عالم ہے کہ وہ قادیانیوں کو غیر مسلم کفر دانے کا سہرا بھی بھٹو ہی کے سر باندھ رہے ہیں۔ ان بیچارے کو یہ خبر ہی نہیں کہ قادیانیوں کو کافر قرار دینے میں پاکستان کے علماء کا زبردست حصہ ہے۔"

مختصر یہ کہ جناب وقار احمد صاحب ایڈوکیٹ نے بڑے جامع انداز میں حقائق آشکار فرمائے ہیں اب علماء پاکستان کا یہ زبردست حصہ خالق کائنات کے احکام اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات ذیل سے کس حد تک مطابقت رکھتا ہے محتاج توجہ ہے

۱۔ سورہ انفال کی تیسری تا پانچویں آیات کا ترجمہ یہ ہے:۔ مومن وہ ہیں کہ ذکر الٰہی کے وقت ان کے دلوں میں خوف پیدا ہوتا ہے اور جب آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو اُن کا ایمان بڑھتا ہے اور وہ خدا پر بھروسہ کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور خدا کے بخشے ہوئے رزق کو خرچ کرتے ہیں یہی لوگ سچے ایمان والے ہیں۔

۲۔ سورہ حجرات کی ۱۶ ویں آیت کا ترجمہ ملاحظہ ہو:۔ "پورے مومن وہ ہیں جو اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاتے پھر شک نہیں کیا اور اپنے مال اور جان سے خدا کے راستہ میں محنت اُٹھائی یہ لوگ ہی سچے ہیں۔

۳۔ سورہ ہود، المائدہ اور الانبیاء میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کا لفظ استعمال کرتے ہوئے فرمایا ہے چنانچہ ہود کی آیت ۱۵ کا ترجمہ یہ ہے:۔ پھر یہ کفار اگر تم لوگوں کا کہا کہ اس کی مثل بنا لاؤ نہ کر سکیں تو تم اُن سے کہدو کہ اب تو یقین کر لو کہ یہ قرآن اللہ ہی کے علم اور قدرت سے اُترا ہے اور یہ بھی تصدیق کر لو کہ اللہ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں تو پھر اب بھی مسلمان ہو گے یا نہیں)

۴۔ سورۃ المائدہ آیت ۱۱۲ کا ترجمہ یہ ہے

اور جس وقت میں نے حواریوں کی طرف وحی بھیجی کہ میرے ساتھ اور میرے پیغمبر کے ساتھ ایمان لاؤ انہوں نے کہا ہم ایمان لائے اور تو گواہ رہ کہ ہم مسلمان ہیں۔

۵۔ سورۃ الانبیاء کی آیت ۱۰۹ کا ترجمہ یہ ہے۔ تو کہدے کہ مجھ پر صرف یہ وحی ہوتی ہے کہ تمہارا خدا ایک ہے پس کیا تم مسلمان ہوتے ہو (کہ نہیں)

۶۔ سورہ توبہ کی آیت ۱۱ کا ترجمہ یہ ہے:۔ اگر وہ تائب ہو کر نماز قائم کریں زکوٰۃ ادا کریں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں اب ان چند آیات میں سے کسی آیت سے لفظ مسلم اور مومن کی تعریف اخذ کریں یا ان کو ملا کر کوئی نتیجہ نکالیں۔ خلاصہ یہی ہے کہ جو شخص خدا کی توحید اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا قائل ہے نماز قائم کرتا اور زکوٰۃ ادا کرتا ہے وہ مسلمان ہے سچا مومن ہے مسلمان کا بھائی ہے حواری تو خدا اور اس کے رسول پر ایمان لاکر لوگوں کو گواہ بناتے ہیں کہ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ۔

اس خصوص میں سید المرسلین کے فرمودات پر نظر دوڑائیں تو وہ بھی اپنی شان میں منفرد ہیں بخاری کتاب الایمان میں ہے۔

۱۔ حضرت جبرئیل نے پوچھا ایمان کیا ہے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر اللہ کے فرشتوں پر اس کی ملاقات پر اس کے رسولوں پر دوسری زندگی پر یقین کرو فرشتے نے پوچھا اور اسلام؟ فرمایا اور اسلام یہ ہے کہ تم اللہ ہی کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو نماز قائم کرو زکوٰۃ ادا کرو رمضان کے روزے رکھو۔

۲۔ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اس بات کی شہادت کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔ نماز کا قیام۔ زکوٰۃ کی ادائیگی بیت اللہ کا حج، رمضان کے روزے (بخاری کتاب الایمان)

۳۔ جس شخص نے ہماری نماز پڑھی اور ہمارے قبلہ کو مانا اور ہمارا ذبیحہ کھایا تو وہ مسلمان ہے (مشکوٰۃ)

سطور بالا سے واضح ہے کہ مسلم کی تعریف میں خدا نے جو کچھ بتایا ہے صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی راہ اختیار فرمائی ایمان اور مسلمان کی تعریف میں اسلام کی بنیادوں کا اجمال قرآن میں اور تفصیل صاحب قرآن کے فرمان میں ہے پس کسی کو حق نہیں کہ کچھ اپنی طرف سے بڑھا کر کسی کو اسلام سے خارج کرے (باقی صفحہ ۱۲ کالم پر)

شاہراہ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی و تربیتی مساعی

دار الہجرت ربوہ میں نواں کامیاب گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ

روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۱۵؍ مارچ ۸۳ء کے مطابق مورخہ ۱۱، ۱۲ اور ۱۳؍ مارچ کو ربوہ میں خیل بلشر محمودی کلب کے زیر اہتمام نواں کامیاب گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ منعقد ہوا جس کا افتتاح مورخہ ۱۱؍ مارچ کو تلاوت کلام پاک کے بعد ٹورنامنٹ کی روایات کے مطابق سال گذشتہ کے چیمپئن مکرم ملک ارژنگ سلطان صاحب نے کیا۔ آپ نے اپنے مختصر خطاب میں فرمایا کہ ہم اس لئے گھوڑوں سے پیار کرتے ہیں کہ ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے پیار کرتے تھے۔ ٹورنامنٹ میں نیزہ بازی انفرادی و اجتماعی کراس کنٹری ریس، نمائش اونچی چھلانگ اور اطفال کے مقابلے ہوئے مورخہ ۱۲؍۳؍۸۳ کو ایوان محمود میں ٹورنامنٹ میں شریک سواروں کے اعزاز میں ایک ضیافت دی گئی جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی از راہ شفقت شرکت فرمائی۔ مورخہ ۱۳؍ مارچ کو اختتامی تقریب منعقد ہوئی جس میں تلاوت کلام پاک کے بعد ٹورنامنٹ کی انتظامیہ کمیٹی کے صدر مکرم سلطان احمد صاحب نے ٹورنامنٹ کی رپورٹ پڑھی۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے گھوڑ سواروں کو اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے تقسیم انعامات سے پہلے یہ اعلان کیا گیا کہ آئندہ سال مکرم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب کی طرف سے سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والی ٹیم کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ یادگار ٹرافی دی جائے گی۔ امسال اپنی کی طرف سے سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے سوار کو حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ نور اللہ مرقدھا ٹرافی دی گئی سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوٹ فتح خان ضلع اٹک کے ایک نوعمر سوار عزیز سلطان محمود (عمر ۱۴ سال) کو اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کرنے پر ایک ہزار روپے کا خصوصی نقد انعام دیا گیا۔ تقسیم انعامات کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے اختتامی خطاب میں ٹورنامنٹ کے کامیابی اور خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا۔ اور اس ضمن میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے گھوڑ سواروں اور خیل للرحمٰن مرکزیہ کے صدر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد کے کام کو سراہا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ٹورنامنٹ کے معیار میں بہتری کی ضرورت ہے خصوصاً لمبی دوڑ اور اونچی چھلانگ میں سوار اور گھوڑے دونوں کی تربیت کی ضرورت ہے۔ خیل للرحمٰن مرکزیہ کو چاہئے کہ اس سلسلہ میں ربوہ میں گھوڑوں اور ان کے سواروں کی باقاعدہ تربیت گاہ قائم کرے۔ اس کے ماہرین کو یہاں بلا کر تربیت دی جائے۔ حضور نے فرمایا ہمارے گھوڑے پالنے کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ امکانی ہنگامی خطرات کے وقت قوم اور ملک کی خدمت کی جا سکے۔ اس کے بعد حضور نے دعا کرائی اور یہ ٹورنامنٹ اپنے اختتام کو پہنچا۔

جماعتہائے احمدیہ سیرالیون کا ۳۳واں جلسہ سالانہ

مرکزی مبلغ مکرم خلیل احمد صاحب مبشر (سیرالیون) اطلاع دیتے ہیں کہ جماعتہائے احمدیہ سیرالیون کا ۳۳واں جلسہ سالانہ مورخہ ۴ تا ۶ فروری کی تاریخوں میں منعقد ہوا۔ جس میں کئی موانع کے باوجود مسیح پاک علیہ السلام کے پروانے دیوانہ وار اور جوق در جوق آئے۔ غیر از جماعت احباب بھی کافی تعداد میں شریک جلسہ ہوئے جن میں Potifunk شہر کے چیف امام الفا ابوبکر جورہ اور پا MOMOH آف Rotifunk قابل ذکر ہیں۔ مؤخر الذکر دوست کو خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ اور حضور صلعم نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا کہ احمدی حق پر ہیں انہوں نے کانفرنس میں یہ مبارک رؤیا سنائی اور احمدیت قبول کرنے کا اعلان کیا۔ کانفرنس میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ اور وکیل التبشیر صاحب کے پیغامات سنائے گئے۔ حسب معمول اس سال بھی مالی قربانی کا مقابلہ ہوا۔ شمالی صوبہ نے ۱۱۶۰/- لیونز کی قربانی پیش کر کے سبقت حاصل کی۔ نیز ریکارڈ قائم کیا۔ مجموعی طور پر ۲۶۵۹/- لیونز کی قربانی

پیش ہوئی۔ جو گذشتہ تمام سالوں سے بڑھ کر تھی۔ اس موقعہ پر چھ افراد بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ ان میں ایک دوست گنی کے فوموفی قوم کے ولیئے ہیں۔ آخری اجلاس میں آنریبل ابوبکر کمارا وزیر تعلیم بھی (جو بفضلہ تعالیٰ مخلص احمدی ہیں) تشریف لائے۔

بقیہ بھٹو صاحب صفحہ ۹

سرکار دو عالم کا اسوۂ حسنہ تو یہ ہے کہ آپ غیر مسلموں کو مسلمان بناتے رہے۔ اور مسلم مملکت کے حکمران بھٹو صاحب نے علمائے پاکستان کی سیرۃ طیبہ کی کیا خوب پیروی کی کہ مسلمان کہلانے والے اور سارے شعبوں پر عمل کرنے والوں کو جو قرآن المسلمین منشاء اللہ الاسلام کی روشنی میں دنیا کے غیر مسلموں کو مسلمان بنانے کا بیڑا اٹھائے ہوئے ہیں غیر مسلم قرار دے دیا۔

علامہ سید سلیمان ندوی اپنی کتاب رسالہ اہل سنت والجماعت کے صفحہ ۲۲ پر لکھتے ہیں:۔

"بخاری میں ہے کہ ایک دفعہ ایک صاحب کو ایک مسلمان غلام آزاد کرنا تھا۔ وہ ایک حبشی کو جو حبشیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آئے اور دریافت کیا کہ کیا یہ مسلمان ہے آپ نے اس سے پوچھا کہ خدا کہاں ہے اس نے آسمان کی طرف انگلی اٹھا دی آپ نے ان صاحب سے فرمایا جاؤ یہ مسلمان ہے۔ اللہ اکبر اسلام کی حقیقت پر کتنے پردے پڑ گئے ہیں۔ آپ اسلام کے لئے آسمان کی طرف انگلی اٹھا دینا کافی سمجھتے ہیں لیکن ہمارے نزدیک آج کوئی مسلمان مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک کہ نفی کے بندھے ہوئے عقائد پر حرفاً حرفاً آمنت نہ کہا جائے۔"

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب التفرقہ بین الاسلام کے صفحہ ۲۳ پر فرماتے ہیں:۔

"ہر فرقہ دوسرے فرقہ کی تکفیر کرتا ہے اور اسے رسول کی تکذیب کی تہمت لگاتا ہے۔ حنبلی اشعری کو کافر سمجھتا ہے اور یہ خیال کرتا ہے کہ اس نے اس خدا کے لئے اوپر کی جہت اور عرش پر بیٹھنے کی تکذیب کی ہے اور اشعری حنبلی کو اس لئے کافر سمجھتا ہے کہ وہ خدا کی تشبیہ کا قائل ہے۔ حالانکہ رسول خدا نے لیس کمثلہ شیء کہا ہے اس لئے وہ رسول کی تکذیب کرتا ہے۔ اور اشعری معتزلی کو اس بناء پر کافر بتاتا ہے کہ اس نے خدا کے دیدار ہونے اور خدا کے علم و قدرت اور دیگر صفات کے قائم بالذات ہونے سے انکار کرنے میں رسول کی تکذیب کی ہے اور معتزلی اس خیال سے اشعری کو کافر بتاتا ہے کہ صفات کو عین ذات نہ ماننا تکثیر فی الذات ہے اور توحید باری کی تکذیب رسول اللہ کی تکذیب ہے۔"

اخبار قادیان

محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نائب ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ محترمہ بیگم صاحبہ اور دو صاحبزادیوں کے ہمراہ مورخہ ۱۸؍۴؍۸۳ کو زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے ہیں۔ ہفتہ زیر اشاعت کے دوران محترم موصوف نے مورخہ ۲۰؍۴؍۸۳ کو احمدیہ کرکٹ ٹیم میں شامل ہو کر ایک دلچسپ میچ کھیلا۔ اس موقعہ پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی بھی احمدیہ گراؤنڈ میں تشریف فرما کر میچ سے لطف اندوز ہوتے رہے۔ مورخہ ۲۱؍۴؍۸۳ کو آپ نے مدرسہ احمدیہ میں تشریف لا کر ایک پرمغز اور بصیرت افروز خطاب فرمایا۔ اس موقعہ پر اساتذہ اور طلباء مدرسہ احمدیہ کی طرف سے آپکی خدمت میں سپاسنامہ بھی پیش کیا گیا۔ اسی روز بعد نماز عصر احمدیہ گراؤنڈ میں ایک فٹ بال میچ کے دوران آپ نے بحیثیت مہمان خصوصی شمولیت فرمائی۔ مورخہ ۲۱؍۴؍۸۳ کو جناب سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ صدر ضلع کانگریس (آئی) کی دعوت پر آپ مع اہل و عیال رات کے کھانے پر ان کے ہاں تشریف لے گئے۔ مورخہ ۲۲؍۴؍۸۳ کو بورڈنگ مدرسہ احمدیہ نے رات کے کھانے پر آپ کو مدعو کیا جبکہ اسی روز محترمہ امۃ اللہ قادیان کی طرف سے نصرت گرلز ہائی سکول میں دی گئی دعوت میں آپ کی بیگم محترمہ سیدہ اور دو صاحبزادیوں نے شرکت فرمائی۔ مورخہ ۲۴؍۴؍۸۳ کو آپ نے مدرسۃ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں تشریف لا کر اساتذہ و طلباء سے خطاب فرمایا۔ اسی روز آپ نے دوبارہ احمدیہ کرکٹ ٹیم میں شامل ہو کر میچ کھیلا۔ قادیان میں قیام کے دوران آپ نے مختلف صنعتوں کا معائنہ بھی فرمایا۔ مورخہ ۲۵؍۴؍۸۳ کو محترم موصوف مع اہل و عیال قادیان سے واپس ربوہ کے لئے تشریف لے گئے۔

○ مکرم سید بدر الدین احمد صاحب سابق انسپکٹر وقف جدید گذشتہ دنوں فتنہ قادیان پر بیمار ہو گئے تھے۔ اب قدرے افاقہ ہے لیکن تاحال طبیعت بہت کمزور ہے۔ دوستوں سے دعا کی درخواست ہے۔ اسی طرح مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔ موصوف کے ہاں مردہ بچی پیدا ہوئی ہے مرحومہ کے لئے مغفرت اور بیمار کے لئے صحت کاملہ کی دعا کی درخواست ہے۔

ربوہ پاکستان کی سالانہ مجلس مشاورت (بقیہ صفحہ اول سے)

اصلاح و ارشاد کو مقرر فرمایا۔

دوسری سب کمیٹی نظارت بہشتی مقبرہ سے متعلق دو تجاویز نمبر ۳ اور ۴ پر غور کرنے کے لئے بنائی گئی۔ حضور نے اس کا صدر مکرم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب کراچی کو اور صدر سیکرٹری مکرم سلطان محمد انور صاحب کو مقرر فرمایا۔

تیسری کمیٹی بجٹ صدر انجمن احمدیہ پر غور کرنے کے لئے بنائی گئی۔ حضور نے اس کا صدر مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب ساہیوال کو اور سیکرٹری مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ناظر بیت المال آمد کو مقرر فرمایا۔

چوتھی سب کمیٹی بجٹ تحریک جدید و وقف جدید پر غور کے لئے مقرر کی گئی۔ حضور نے اس کا صدر مکرم شمیم احمد خالد صاحب اسلام آباد کو اور سیکرٹری اوّل مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریک جدید اور سیکرٹری دوم مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب کو مقرر فرمایا۔ سب کمیٹیوں کے تقرر کے بعد افتتاحی اجلاس کی کاروائی ختم ہوئی۔

دوسرے دن کی کاروائی

مجلس مشاورت کے دوسرے روز ۲ اپریل ۱۹۸۳ء کو سب کمیٹی نظارت علیا و نظارت اصلاح و ارشاد اور سب کمیٹی نظارت بہشتی مقبرہ کی سفارشات پر بحث مکمل ہونے کے بعد حضور ایدہ اللہ کی ہدایت پر محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر ضلع کراچی کو حضور ایدہ اللہ کے معاون کے طور پر حضور کے پہلو میں بیٹھنے کا شرف حاصل ہوا۔ حضور کے ارشاد پر سب کمیٹی بجٹ صدر انجمن احمدیہ بابت ۶۳-۱۳۶۲ ہش / ۸۴-۱۹۸۳ء کے صدر مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب امیر ساہیوال نے سب کمیٹی کی رپورٹ پیش کی انہوں نے ۳ کروڑ ۶ لاکھ ۱۲ ہزار ۸ سو دس روپے آمد و خرچ کا بجٹ پیش کیا۔ انہوں نے سب کمیٹی کی رپورٹ میں بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نتیجہ میں امسال بجٹ میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چندہ شرح کے مطابق دینے کی جو تلقین فرمائی ہے اس کی وجہ سے امسال آمد کے بجٹ میں ۶۰ لاکھ روپیہ زیادہ رکھا گیا ہے کمیٹی کے صدر نے حضور کے ارشاد پر تفصیل سے بتایا کہ یہ اضافی رقوم کہاں کہاں خرچ کی جا رہی ہیں۔

رپورٹ پیش ہونے کے بعد اس روز سہ پہر کے بعد اجلاس کا وقت ختم ہونے کو تھا۔ اس لئے حضور نے فرمایا اس بجٹ پر عمومی بحث کے لئے ابھی صرف نام لکھا دیئے جائیں۔ بحث کل ہو۔ چنانچہ عمومی بحث میں حصہ لینے والوں نے نام لکھا دیئے اس طرح سے دوسرے روز یعنی ۲ اپریل ۱۹۸۳ء کی کاروائی ختم ہوئی۔

تیسرا اور آخری روز

مجلس مشاورت کے تیسرے اور آخری روز یعنی ۳ اپریل ۱۹۸۳ء کو کاروائی کا آغاز نو بج کر چند منٹ پر حضور ایدہ اللہ کی تشریف آوری کے بعد تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو مکرم حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب آف سرگودھا نے کی۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے دعا کروائی اور ازاں حضور کے ارشاد پر محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر ضلع کراچی حضور کی معاونت کرنے کے لئے سٹیج پر آئے اور اس سب کمیٹی کی کاروائی کے اختتام تک حضور کے پہلو میں بیٹھنے اور حضور کا ہاتھ بٹانے کا شرف حاصل کیا۔

بجٹ صدر انجمن احمدیہ پر ممبران احباب نے اپنا مشورہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کیا۔ عمومی بحث کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جہاں تک نئی مالی تحریکات کرنے کا تعلق ہے یہ ضروری ہے کہ پہلے موجودہ مالی تحریکات کو درست کیا جائے اس سلسلے میں اوّلیت اس امر کو حاصل ہے کہ سارے احمدی پوری شرح سے لازمی چندے دینے شروع کر دیں۔ حضور نے فرمایا اللہ کے فضل سے اس تحریک نے غیر معمولی مقبولیت حاصل کی ہے۔ تمام دنیا سے اس بارے میں خوشکن اطلاعات موصول ہو رہی ہیں بعض ملکوں میں چندہ دگنا اور بعض جگہ تین گنا ہو گیا ہے۔ اس لئے پہلے کمزوروں کو ساتھ ملانا ضروری ہے۔

حضور نے فرمایا دوسرا مسئلہ نادہندگان کو شامل کرنا ہے تاکہ مالی تحریکات کا سارا بوجھ صف اوّل پر ہی نہ پڑے ورنہ ایک ایسا وقت آجاتا ہے کہ تمام بوجھ پڑتا ہے اور اس کا رد عمل کئی نسلوں پر پڑتا ہے۔ اس لئے فوری طور پر کوئی نئی تحریک نہیں کی گئی۔

حضور نے مزید فرمایا کہ جو وعدے ہو چکے پہلے کر چکا ہوں ان کو پورا کئے بغیر کوئی نیا وعدہ کرنا درست نہیں۔ اس ضمن میں حضور نے صد سالہ جوبلی فنڈ کے بارے میں جماعت کے وعدہ اور وصولی کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ وعدوں کے مقابلے وصولی کی رفتار بہت سست ہے۔ حضور کے ارشاد پر محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے صد سالہ جوبلی فنڈ کے بارے میں مختلف شہروں اور ملکوں کی وصولی کی تفصیل بتائی انہوں نے بتایا اندرون ملک جماعتوں کی وصولی سو فیصد ہونی چاہیئے تھی لیکن ابھی صرف ۲۱ فیصد وصولی ہوئی ہے حضور نے فرمایا یہ کتنی بڑی ذمہ داری ہے اس کو نظر انداز کر کے نئی تحریکات شروع کرنا مناسب نہیں۔ بجٹ شائع ہونے کے بارے میں حضور نے بعض مشکلات کا ذکر فرمایا اور فرمایا افراد جب بھی ملاحظہ کرنا چاہیں منگا سکتے ہیں۔ حضور کے ارشاد پر حسب الحکم بجٹ پر رائے شماری کرائی گئی تو مجلس مشاورت نے متفقہ طور پر اس بجٹ کو منظور کرنے کی سفارش کی۔

سب کمیٹی بجٹ صدر انجمن احمدیہ پر بحث ختم ہونے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لاہور کے امیر ضلع مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب کو یاد فرمایا اور محترم چوہدری صاحب نے اس سب کمیٹی کی رپورٹ کے دوران سٹیج پر حضور کے پہلو میں بیٹھ کر مجلس مشاورت کی کاروائی جاری رکھنے میں معاونت کرنے کا شرف حاصل کیا۔

حضور ایدہ اللہ کے ارشاد پر سب کمیٹی بجٹ تحریک جدید و وقف جدید کے صدر مکرم شمیم احمد صاحب خالد اسلام آباد نے رپورٹ پیش کی اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امسال تحریک جدید کا بجٹ ۲ء۳۲ فیصد کے غیر معمولی اضافہ سے پیش کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے مجموعی طور پر ۹ کروڑ ۱۹ لاکھ ۲۰ ہزار روپے آمد و خرچ کا بجٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس میں اندرون ملک جماعتوں کا بجٹ ۵۲ لاکھ ۵۳ ہزار روپے ہے اور بیرونی جماعتوں کا بجٹ ۸ کروڑ ۶۶ لاکھ ۶۷ ہزار روپے ہے امسال یعنی خلافت رابعہ کے پہلے سال تحریک جدید کے بجٹ میں ۳ کروڑ ۹۰ لاکھ ۵۰ ہزار روپے کا غیر معمولی اضافہ ہوا ہے جس میں سے اندرون ملک اضافہ ۱۵ لاکھ ۲۷ ہزار ۸ سو روپے ہے اور بیرون ملک اضافہ ۳ کروڑ ۷۱ لاکھ ۲۳ ہزار روپے ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے بجٹ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا محض احسان ہے کہ اس نے غیر معمولی قربانیوں کی توفیق عطا کی ہے۔ یہ ہماری جماعت کی غیر معمولی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ حضور نے فرمایا اس اضافے کی بھی صحیح شکل نہیں ہے بلکہ ہمارا سارا انحصار وعاؤں پر ہے اور اللہ کے فضلوں پر ہے۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں بعض اوقات مقرر ہوتے ہیں۔ مقصود جماعت کو جھنجوڑنا اور احباب جماعت کو بعض کمزوریاں دور کرنا ہوتا ہے۔ یہ اللہ کی رحمت ہے جو ہمیں ہر پہلو میں جاری نظر آتی ہے اگر اس بات کو ہم سمجھ نہ سکیں تو اللہ تعالیٰ کی برکتوں کے خزانے کبھی ختم نہیں ہوتے۔

اس کے بعد اس بجٹ پر عمومی بحث ہوئی جس میں احباب و خواتین نے حصہ لیا۔ اس دوران حضور نے ہدایات بھی فرمائیں۔ حضور کے ارشاد پر مکرم مبارک مصلح الدین صاحب وکیل المال ثانی تحریک جدید نے بتایا کہ امسال اضافہ ہونے والی رقوم کہاں کہاں خرچ کی جا رہی ہیں۔

حضور نے یہ اصولی بات بیان فرمائی کہ جو احمدی لازمی چندوں میں شامل نہیں ہوگا اسے طوعی چندوں میں شامل نہیں کیا جائے گا۔ اس ضمن میں حضور نے نادہندوں کو چندہ دہندگان بنانے کے لئے ہر جماعت میں ایک مستقل سیکرٹری مال کے عہدہ کا اضافہ فرمایا جس کا کام صرف نادہندگان یا کم دینے والوں کو چندہ دہندگان میں شامل کرنا ہے اور جب ایسا شخص چندہ دینے لگ جائے تو پھر اس نائب سیکرٹری مال کی فہرست سے خارج ہو کر سیکرٹری مال کی فہرست چندہ دہندگان میں شامل کر لیا جائے گا۔

حضور کے استفسار پر حضور کو بتایا گیا کہ صدر انجمن احمدیہ کے کل چندہ دہندگان کی تعداد تیس ہزار ہے اور تحریک جدید کے چندہ دہندگان کی تعداد پچیس ہزار ہے۔ حضور نے فرمایا یہ تعداد بہت کم ہے حضور نے چندہ دہندگان کی تعداد میں اضافے کے لئے پہلا ٹارگٹ ۵۰ ہزار چندہ دہندگان کا مقرر فرمایا نیز فرمایا کہ یہ تعداد کم از کم ایک لاکھ ہونی چاہیئے حالانکہ بیرون میں لینے والے یا ملک سے باہر گئے ہوئے احمدیوں کے بارہ میں حضور نے فرمایا کہ ایسے احمدیوں کا بعض اوقات پتہ ہی نہیں چلتا اندرون ملک لینے والے تمام مال باپ یا عزیز واقارب جن کی اولادیں یا دیگر عزیز ملک سے باہر ہیں وہ تحریک جدید کو اطلاع دیں

(باقی ...)

جلسہ ہائے یوم مسیح موعود علیہ السلام

۰ ــــ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کرڈاپلی رقم طراز ہیں کہ مورخہ یکم اپریل کو ناصرات الاحمدیہ کا جلسہ مسیح موعودؑ خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک اور نظم خوانی کے بعد عہد نامہ دہرایا گیا اس کے بعد ۱۳ ناصرات نے سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق مختلف عنوانات پر روشنی ڈالی آخر میں خاکسار نے بچیوں کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے مطابق عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی اجتماعی دعا کے ساتھ بوقت ۹ بجے شب اجلاس ختم پذیر ہوا۔

محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کرڈاپلی ہی یہ اطلاع بھی دیتی ہیں کہ مورخہ ۳۱ مارچ کو خاکسار کی زیر صدارت لجنہ کے جلسہ کی کاروائی تلاوت قرآن پاک سے آغاز پذیر ہوئی۔ نظم خوانی کے بعد عہد نامہ دہرایا گیا بعدہٗ ۲۶ ممبرات لجنہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ سیرت کے مختلف عنوانات پر تقاریر کیں۔ آخر میں خاکسار نے حضور علیہ السلام کے سلطان القلم ہونے کے بارہ میں تقریر کی دعا کے ساتھ بوقت دس بجے شب یہ بابرکت مجلس برخواست ہوئی۔

۰ ــــ مکرم عبد المنان صاحب زاہد سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ ناصر آباد تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۳/۳/۸۳ کو مسجد احمدیہ میں مکرم مبارک احمد صاحب ظفر صدر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام منعقد ہوا۔ مکرم غلام احمد صاحب قوال کی تلاوت کلام پاک اور مکرم عبد الغنی صاحب شیخ کی نظم خوانی کے بعد مکرم عبد الرحمٰن صاحب انور۔ مکرم غلام نبی صاحب [illegible] اور صدر مجلس نے سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

۰ ــــ مکرمہ عابدہ بیگم صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ سورب تحریر فرماتی ہیں کہ مورخہ ۲۳/۳/۸۳ کو لجنہ اماء اللہ کا جلسہ یوم مسیح موعودؑ مکرمہ شریفہ بی بی صاحبہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرمہ آمنہ بی صاحبہ کی تلاوت کلام پاک کے بعد خاکسار نے چند [illegible] سنائیں۔ مکرمہ ریحانہ بیگم صاحبہ اور مکرمہ وجیہہ بیگم صاحبہ کی حمد و نعت کے بعد مکرمہ رحمت النساء صاحبہ اور مکرمہ نجم النساء صاحبہ نے اس دن کے مناسبت سے تقاریر کیں۔ مکرمہ امۃ الشافی صاحبہ نے نظم سنائی۔ دعا پر جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

۰ ــــ مکرم طاہر احمد شاہ صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ماندوجن رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۳/۳/۸۳ مسجد احمدیہ میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ مکرم مولوی غلام احمد شاہ صاحب سابق مبلغ سلسلہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ خاکسار نے تلاوت کلام پاک کی اور مکرم ناصر احمد صاحب۔ مکرم عبد الرحمٰن صاحب۔ مکرم محمد احسن شیخ صاحب۔ مکرم خورشید احمد صاحب۔ مکرم میر حمید اللہ صاحب۔ مکرم محمد اسمٰعیل صاحب۔ خاکسار طاہر احمد اور صدر مجلس نے سیرت حضرت مسیح موعودؑ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اجلاس میں مکرم غلام رسول صاحب۔ مکرم محمد اقبال صاحب۔ مکرم بشارت احمد صاحب۔ مکرم وسیم احمد صاحب مکرم میر شید الرؤف صاحب۔ مکرم حکیم احمد صاحب مکرم فیاض احمد صاحب اور کچھ بچیوں نے نظمیں سنائیں۔ دعا کے بعد اجلاس برخواست ہوا۔

۰ ــــ مکرم سید مبارک عالم صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ خانپور ملکی (بہار) تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۳/۳/۸۳ کو جلسہ یوم مسیح موعودؑ مسجد احمدیہ میں خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرم ہارون رشید صاحب کی تلاوت کلام پاک۔ عہد دہرائے جانے اور مکرم سید عادل رشید زیدی صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم سید جاوید عالم صاحب مکرم عادل رشید صاحب۔ عزیز طارق مجید۔ مکرم نذیر احمد صاحب گلزار۔ مکرم ہارون رشید صاحب اور خاکسار نے موقعہ کی مناسبت سے تقاریر کیں۔ اجلاس میں مکرم اظہر حسین صاحب مکرم سید جاوید عالم صاحب۔ عزیز سہیل احمد۔ مکرم ذیاض احمد صاحب۔ عزیز نوشاد احمد اور مکرم نذیر احمد صاحب گلزار نے نظمیں سنائیں۔ دعا کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔

۰ ــــ مکرم میر عبد الحمید صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ علی گڑھ تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۶/۳/۸۳ کو جلسہ یوم مسیح موعودؑ مکرم عبد الماجد صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرم محمد عبد اللہ صاحب کی تلاوت کلام پاک اور عزیزہ کنور صابرہ کی نظم خوانی کے بعد مکرم مبارک احمد صاحب۔ خاکسار میر عبد الحمید اور صدر مجلس نے سیرت حضرت مسیح موعودؑ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ دعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔

۰ ــــ مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بنگلور تحریر فرماتی ہیں کہ مورخہ ۲۷/۳/۸۳ کو بمقام دار الفضل لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام جلسہ یوم مسیح موعودؑ مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ عزیزہ مریم بیگم کی تلاوت کلام پاک کے بعد مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ نے عہد دہرایا۔ مکرمہ اقبال مسرت صاحبہ کے حدیث سنانے کے بعد عزیزہ شاہدہ بیگم نے نظم سنائی۔ اس کے بعد عزیزہ فرخندہ [illegible] عزیزہ ریحانہ [illegible] مکرمہ ربینہ بیگم صاحبہ۔ عزیزہ اقبال مسرت صاحبہ۔ عزیزہ نسرین نکہت صاحبہ اور صدر جلسہ نے موقعہ کی مناسبت سے تقاریر کیں۔ اجلاس کے دوران عزیزہ عائشہ بیگم صاحبہ عزیزہ احمدی [illegible] عزیزہ [illegible] نے نظمیں سنائیں۔ دعا کے بعد اجلاس برخواست ہوا۔

تیسری آل مہاراشٹر احمدیہ مسلم کانفرنس

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی منظوری سے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ "تیسری آل مہاراشٹر احمدیہ مسلم کانفرنس" مورخہ ۸ و ۹ اخاء (اکتوبر) ۱۳۶۲ ہش / ۱۹۸۳ء بروز ہفتہ اتوار بمبئی میں منعقد ہوگی۔ اس کانفرنس کے انتظامات کے لئے جماعت احمدیہ بمبئی نے مکرم سید شہاب احمد صاحب کو "صدر مجلس استقبالیہ" مقرر کیا ہے۔ جماعت احمدیہ بمبئی احباب کو اس کانفرنس میں شرکت کی دعوت دیتی ہے۔ نیز دعا کی درخواست کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کو تبلیغی نقطۂ نظر سے کامیاب و نتیجہ خیز بنائے۔ آمین

المعلن ــ محمد حمید کوثر احمدیہ مسلم مشن بمبئی مہاراشٹر

17, Y.M.C.A. ROAD. BOMBAY--400008

تعلیم القرآن اور وقف عارضی کی اسکیم

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کو اللہ تعالیٰ نے ایک روحانی نظارہ دکھایا کہ پوری زمین ایک سرے سے دوسرے سرے تک نور سے منور ہو گئی ہے اور پھر وہ نور "لبُشریٰ لکُم" کی عظیم بشارت کے الہامی الفاظ میں ڈھل گیا۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے حضورؒ نے فرمایا:-

"جو نور اُس دن مَیں نے دیکھا تھا وہ قرآن کریم کا نور ہے جو تعلیم القرآن کی اسکیم اور وقف عارضی کی اسکیم کے تحت دُنیا میں پھیلایا جا رہا ہے۔"

(الفضل ۱۰ اگست ۱۹۶۶ء)

پس سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی جاری فرمودہ وقف عارضی کی تحریک نہایت ہی بابرکت اور مؤثر تحریک ہے۔ جن احباب کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس میں شمولیت کی توفیق دیتا ہے وہ نہایت ہی ایمان افروز روحانی تجربات اور دینی خدمات سے حصہ پاتے ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی اس طرف خصوصی توجہ دلائی ہے۔

پس اب جبکہ سکول اور کالجوں کے امتحانات کے معاً بعد موسمی تعطیلات شروع ہونے والی ہیں اس موقعہ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے خدام کو چاہیئے کہ اس بابرکت تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اور کم از کم دو ہفتہ سے لے کر چھ ہفتہ تک وہ اپنی تعطیلات کو وقف کریں اور مرکز سے فارم طلب کر کے پُر کر کے بھجوائیں۔ قائدین کرام سے درخواست ہے کہ براہ کرم جملہ خدام کو بار بار مؤثر رنگ میں اس تحریک کی طرف توجہ دلاتے رہیں اور مخلص نوجوانوں سے جو اس جہاد میں شریک ہونے کا شوق رکھتے ہوں فارم پُر کروا کر مرکز میں بھجوائیں۔

مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھارت

دُعائے مغفرت

خاکسار کی والدہ محترمہ حبیب بی صاحبہ اہلیہ محترم محمد عبد الحمید صاحب گلبرگی مرحوم ساکن یادگیر (کرناٹک) بعمر قریباً ۸۵ سال مورخہ ۹/۴/۸۳ کو بوقت قریباً ۸ بجے شب وفات پا گئی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور پابند صوم و صلوٰۃ نیک اور دعا گو احمدی خاتون تھیں۔ احمدیہ قبرستان یادگیر میں تدفین عمل میں لائی گئی۔ قارئین بدر سے مرحومہ کی مغفرت و بلندیٔ درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعاؤں کا خواستگار ہوں۔ خاکسار۔ محمود احمد یادگیری ساکن بیدر (کرناٹک)

اَلنَّظَافَۃُ مِنَ الْاِیْمَانِ (حدیث نبویؐ)

(صفائی ایمان کا جزو ہے)

اپنے جسم۔ لباس۔ مکان۔ گلی اور محلہ کو صاف ستھرا رکھنا ہمارا شرعی اور اخلاقی فرض ہے۔

مہتمم صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

وصایا

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ایک ماہ کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ کریں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۵۹۶ میں رفیق احمد ناصر ولد مکرم شریف احمد صاحب قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۸۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری اس وقت غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں البتہ منقولہ جائیداد میں ایک عدد دستی گھڑی جسکی قیمت ۵۰/- روپیہ ہے علاوہ ازیں خاکسار صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ملازم ہے۔ فی الحال مجھے ماہوار مشاہرہ ۲۴۰/- روپے ملتا ہے۔ میں ان ہر دو کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اسکے علاوہ جب کبھی میری کوئی جائیداد پیدا ہو یا آمدن میں اضافہ ہو گا میں اُسکی اطلاع مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کو دوں گا اور اسکے ۱/۱۰ حصہ پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ میری وفات کے وقت جسقدر بھی میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی حقدار صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے شروع ہو گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
ظہیر احمد خادم انسپکٹر بیت المال آمد	رفیق احمد ناصر	سید صباح الدین انسپکٹر بیت المال آمد

وصیت نمبر ۱۴۵۹۸ میں نصرت جہاں زوجہ مظفر احمد ظفر قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۲/۸۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

اسوقت میرے پاس منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

طلائی ہار ۲۰ گرام قیمت	۳۴۰۰/-
کانٹے طلائی ۹ گرام "	۱۵۰۰/-
ایک انگوٹھی ۴ گرام	۶۰۰/-
حق مہر بذمہ خاوند	۴۰۰۰/-
میزان	۹۵۰۰/-

میں مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اسکے بعد اگر کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیتی رہوں گی۔ نیز بوقت وفات میرا جو بھی ترکہ ثابت ہو گا اسکے ۱/۱۰ حصہ کی حقدار صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	المستہ	گواہ شد
مظفر احمد خاوند موصیہ	نصرت جہاں	شریف احمد شیخوپوری

وصیت نمبر ۱۴۵۹۹ میں حفیظ احمد مبشر ولد شریف احمد شیخوپوری قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۲/۸۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

اسوقت میرے پاس منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک گھڑی قیمتی ۲۰۰/- روپے۔ غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں۔ نیز خاکسار کو والد صاحب کی طرف سے ۲۰/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اسکے بعد میں جو جائیداد یا آمد پیدا کروں اسکی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ پر میری یہ وصیت لاگو ہو گی۔ اور بوقت وفات میرا جو بھی ترکہ ثابت ہو گا اسکے ۱/۱۰ حصہ کی حقدار صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
مظفر احمد ظفر	حفیظ احمد مبشر	شریف احمد شیخوپوری

وصیت نمبر ۱۴۶۰۴ میں عبد الباسط قمر ولد مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۲/۸۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میں اس وقت بی ٹیک (ڈگری کیمیکل انجنیئرنگ) کا طالب ہوں میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں۔ مجھے میرے والد صاحب سے ۵/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ جسکے ۱/۱۰ حصہ کی میں وصیت کرتا ہوں۔ اگر میں آئندہ کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں گا تو میں اسکی اطلاع مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کو دیتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے بعد جسقدر بھی متروکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد اکبر ایم۔ اے	عبد الباسط قمر	محمد حفیظ بقاپوری والد موصی

وصیت نمبر ۱۴۶۰۱ میں محمد طاہر ناصر ولد مکرم محمد صادق صاحب ننگلی قوم ارائیں پیشہ طالب علم عمر ۔۔ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۲/۸۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہو گی۔ اسوقت خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں۔ خاکسار اسوقت طالب علم ہے اور والد صاحب کی طرف سے مبلغ ۵/- روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں تازیست اس ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کو داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد اکبر	محمد طاہر ناصر	محمد صادق ننگلی درویش

وصیت نمبر ۱۴۶۰۶ میں ثمینہ بشیر زوجہ مکرم منصور احمد صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۷/۸۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہو گی۔ اسوقت میری کل منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے جسکی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ چندن ہار طلائی ۶ تولہ قیمت	۹۰۰۰/-
۲۔ کڑے کلائی طلائی ۴ تولہ "	۶۰۰۰/-
۳۔ نیکلس طلائی ۲ سیٹ ۷ تولہ "	۱۰۵۰۰/-
۴۔ زنجیر مع لاکٹ طلائی ایک تولہ "	۱۵۰۰/-
۵۔ ٹاپس ایک جوڑی ۱/۲ تولہ "	۷۵۰/-
۶۔ انگوٹھیاں طلائی پانچ عدد ۲ تولہ "	۳۰۰۰/-
۷۔ پازیب نقری ۱۲ تولہ	۳۶۰/-
۸۔ چابی کی زنجیر نقری ۳ تولہ "	۹۰/-
۹۔ گلے کا ہار طلائی مع ٹاپس و انگوٹھی ۳ تولہ	۴۵۰۰/-
۱۰۔ بچھڑ طلائی ایک عدد	۔۔/-
۱۱۔ حق مہر بذمہ خاوند	۵۱۰۱/-
میزان	۴۱۱۰۱/-

میرا ماہانہ جیب خرچ مبلغ ۱۰۰/- روپے ہے جو مجھے ملتا ہے۔ اسکے علاوہ اگر میں نے زندگی میں کوئی اور جائیداد پیدا کی یا آمد ہوئی تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	الامستہ	گواہ شد
سیٹھ محمد منصور احمد	ثمینہ بشیر	بشیر احمد گلبرگی

وصیت نمبر ۱۴۶۰۷ میں عبد المنان راتھر ولد غلام احمد صاحب راتھر قوم راتھر پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد کنی پورہ ڈاکخانہ کنی پورہ براستہ کولگام ضلع

اسلام آباد صوبہ کشمیر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۲ /۸۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :-

مَیں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اسوقت میری کل منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے جسکی موجودہ قیمت درج ہے۔

جائیداد منقولہ گائے دو عدد قیمت		-/۲۰۰۰
حصہ برتن	”	-/۵۰۰
حصہ دوکان	”	-/۵۰۰
جائیداد غیر منقولہ حصہ مکان	”	-/۱۰۰۰۰
حصہ زمین	”	-/۲۱۰۰۰
میزان		-/۳۴۰۰۰

اسکے علاوہ خاکسار ملازمت کرتا ہے جس کے عوض ماہانہ -/۱۴۰ روپیہ تنخواہ ملتی ہے۔ نیز زمین سے تخمینہ سالانہ -/۱۲۰۰ روپے آمد ہوتی ہے۔ مَیں مندرجہ بالا جائیداد و آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت وصیت کرتا ہوں۔ مَیں تازیست اپنی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کو داخل خزانہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر میں بعد میں کوئی جائیداد مزید یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد

خدام نبی نیاز خادم سلسلہ — عبد المنان راتھر — عبد الرحیم ساجد

وصیت نمبر ۱۴۶۱۰ میں بابو عبد الکریم ولد ... مرحوم قوم مسلم پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۸ء ساکن مریدوں کا محلہ ڈاکخانہ ...گڑھ ضلع اجمیر صوبہ راجستھان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱ /۸۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :-

میری اسوقت غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں البتہ میں سرکاری ملازم ہوں۔ راجستھان روڈویز میں ڈرائیور کے طور پر کام کرتا ہوں۔ اسوقت مجھے -/۷۰۰ روپئے تنخواہ ملتی ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ چندہ حصہ آمد میں ادا کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ میرے پاس ایک گھڑی ہے جس کی قیمت کم و بیش -/۵۰۰ ہے۔ اس کا بھی دسواں حصہ مبلغ -/۵۰ روپے خاکسار ادا کر دے گا۔ اسکے علاوہ اپنی زندگی میں مزید کوئی آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر جسقدر جائیداد ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد

سید صباح الدین انسپکٹر بیت المال آمد — بابو عبد الکریم — جمال الدین

وصیت نمبر ۱۴۶۱۱ مَیں واجد علی ولد ماسٹر دلدار علی قوم مسلم پیشہ پی پی پرائیویٹ کام عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حال پرتاپ نگر کالونی ڈاکخانہ اُدے پور پرتاپ نگر ضلع اُدے پور صوبہ راجستھان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۵ /۸۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :-

میری اسوقت غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے البتہ میں اس وقت اُدے پور کاٹن مل میں ... کے طور پر کام کرتا ہوں۔ ماہوار آمد اسوقت کم و بیش -/۳۵۰ روپے ہے۔ میں انشاء اللہ مقرر اپنی صحیح آمد کے مطابق حصہ آمد ۱/۱۰ ادا کرتا رہوں گا۔ .... اگر اسکے علاوہ اپنی زندگی میں کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر جسقدر ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جاوے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد

سید صباح الدین انسپکٹر بیت المال آمد — واجد علی — دلدار علی

وصیت نمبر ۱۴۶۱۲ مَیں امۃ الرشید زوجہ واجد علی قوم مسلم پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پرتاپ نگر ڈاکخانہ پرتاپ نگر ضلع اُدے پور صوبہ راجستھان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۵ /۸۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :-

میری اسوقت منقولہ و غیر منقولہ کسی قسم کی کوئی جائیداد نہیں ہے اور نہ ہی خاکسارہ کے پاس کوئی زیور ہے البتہ حق مہر -/۲۰۰۰ روپے جو کہ بذمہ خاوند ہے۔ میں اپنے حق مہر کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اسکے علاوہ اپنی ساری زندگی میں کسی قسم کی کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ نیز میری وفات پر میرا جسقدر جائیداد ترکہ ثابت ہو۔ اسکے ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جاوے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد — الامۃ — گواہ شد

سید صباح الدین انسپکٹر بیت المال آمد — امۃ الرشید ... — دلدار علی

وصیت نمبر ۱۴۶۱۳ میں اصغر علی ولد ماسٹر دلدار علی قوم مسلم پیشہ پرائیویٹ کام عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پرتاپ نگر کالونی ڈاکخانہ پرتاپ نگر .... ضلع اُدے پور صوبہ راجستھان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۵ /۸۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :-

میری اسوقت غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ اپنے والد صاحب کی سرپرستی میں رہتا ہوں۔ وقتاً فوقتاً ٹری کے ساتھ جاتا ہوں جس سے فی الوقت کم و بیش -/۱۵۰ روپیہ آمد ہو جاتی ہے۔ انشاء اللہ العزیز اپنی صحیح آمد کے مطابق حصہ آمد ۱/۱۰ ادا کرتا رہوں گا۔ اگر اسکے علاوہ مزید اپنی زندگی میں کوئی آمد پیدا کروں یا جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر جو جائیداد ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جاوے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد

سید صباح الدین انسپکٹر بیت المال آمد — اصغر علی ولد دلدار علی (بحروف ہندی) — دلدار خان (بحروف ہندی)

وصیت نمبر ۱۴۶۱۴ مَیں جنت بیگم زوجہ اصغر علی قوم مسلم پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پرتاپ نگر کالونی ڈاکخانہ پرتاپ نگر ضلع اُدے پور صوبہ راجستھان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۵ /۸۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :-

میری اسوقت غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے البتہ میرے پاس اسوقت تین تولہ چاندی کے زیورات ہیں جسکی قیمت -/۷۰۰ روپے ہیں۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں گی۔ اسکے علاوہ میرا حق مہر مبلغ -/۲۰۰۰ روپے ہے جو کہ بذمہ خاوند ہے۔ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اسکے علاوہ اگر اپنی زندگی میں کسی قسم کی کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی انشاء اللہ۔ نیز میری وفات کے وقت جسقدر جائیداد ثابت ہو اسکی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جاوے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد — الامۃ — گواہ شد

سید صباح الدین انسپکٹر بیت المال آمد — نشان انگوٹھا جنت بیگم — اصغر علی (بحروف ہندی)

بقیہ مشاورت صفحہ ۱۱ کہ ہمارا اقبال عزیز ملک جی ہے اسطرح سے گم شدہ احباب کا پتہ لگ سکے گا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے وعدے حاصل کرنے کے سلسلہ میں لجنہ اماء اللہ کے کام کی تعریف فرمائی۔

حضور کے ارشاد پر مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید نے تفصیل سے لجنہ اماء اللہ کی قابل تعریف کارکردگی بیان فرمائی اور بتایا کہ ۵ لاکھ روپے ... وعدے ۸۲ لجنات نے لیکر دیئے ہیں اور تین ہزار نئے وعدہ کنندگان تحریک جدید میں شامل کئے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے لجنہ کے اس کام کو سراہا اور فرمایا کہ لجنہ اماء اللہ بہت ہی چیلنج قبول کرنے والی ہے۔ اور اگر ایک ہی میدان میں ان کو مردوں کیساتھ دوڑایا جائے تو کوئی بعید نہیں کہ یہ مردوں کو پیچھے چھوڑ جائیں۔ حضور نے داعی الی اللہ بننے کی تحریک میں بھی لجنہ کی نمایاں کامیابیوں کی تعریف فرمائی۔

حضور ایدہ اللہ کے ارشاد پر وکیل المال ثانی مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب نے نصرت جہاں سکیم کے اعداد و شمار بھی بیان کئے اور بتایا کہ یہ اعداد و شمار بجٹ تحریک جدید میں شامل نہیں ہیں۔

اسکے بعد بجٹ تحریک جدید پر رائے شماری ہوئی۔ اور مجلس مشاورت نے متفقہ طور پر حضور کی خدمت میں بجٹ منظور کئے جانے کی سفارش کی۔ اسکے بعد اسی سب کمیٹی کے صدر نے بجٹ وقف جدید ۸۴-۱۹۸۳ء آمد و خرچ پیش کیا۔ انہوں نے بتایا کہ سال گذشتہ میں اس بجٹ میں اوسطاً ۱۶ فیصد اضافہ ہوتا تھا۔ امسال اللہ کے فضل و کرم سے ۲۰ فیصد اضافہ ہوا ہے پچھلے سال کا بجٹ ۱۰ لاکھ پندرہ ہزار روپیہ تھا۔ جبکہ امسال کا بجٹ ۱۲ لاکھ ۷۵ ہزار روپے ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا وقف جدید میں بہت سی جماعتیں شامل نہیں ہیں۔ اس میں بھی اضافے کی ضرورت ہے۔

اس بجٹ پر پانچ احباب نے حضور کی خدمت میں اپنا مشورہ پیش کیا۔ اسکے بعد رائے شماری کروائی گئی۔ اور مجلس مشاورت نے متفقہ طور پر حضور کی خدمت میں یہ بجٹ منظور کئے جانے کی سفارش کی۔

بعد ازاں حضور نے اختتامی خطاب فرمایا۔

اس کے بعد دعا ہوئی اور اسس طرح سے جماعت احمدیہ کی ...ویں مجلس مشاورت محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے غیر معمولی کامیابیوں کے سنگ میل نصب کرنے کے بعد اختتام کو پہنچی۔

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْآن"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE 23-9302
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD
CARRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA -700072.

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

(حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۶/۵/۵۱ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.
51/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275475
RESI. 273903
CALCUTTA - 700073.

"میں وہی ہوں
جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لیے بھیجا گیا"

(فتح اسلام ص۱ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش

لبرٹی بوٹ ہاؤس
نمبر ۵-۲-۱۸
فیلٹ نما
حیدر آباد ۵۰۰۲۵۳

"چاہیئے کہ تمہارے اعمال
تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں"

(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب:- ٹپسیا ربر ورکس
۴۲ ٹپسیا روڈ کلکتہ ۳۹

"AUTOCENTRE" :تار کا پتہ
23-5222
23-1652 :ٹیلیفون نمبرز

آٹو ٹریڈرز
۱۶- مینگو لین- کلکتہ- ۷۰۰۰۰۱

HM
ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار
HM
برائے:- ایمبسڈر ● بیڈ فورڈ ● ٹریکر
SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر
ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں

AUTO TRADERS,
16- MANGOE LANE, CALCUTTA-700001.

"محبت سب کے لئے
نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ ٹپسیا روڈ۔ کلکتہ ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS,
2-TOPSIA ROAD, CALCUTTA-39.

رحیم کاٹج انڈسٹری

ریگزین- فوم- چمڑے- جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ
بہترین- معیاری اور پائیدار
سوٹ کیس- بریف کیس- سکول بیگ-
ایئر بیگ- ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)
ہینڈ پرس- منی پرس- پاسپورٹ کور
اور بیلیٹ کے
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز:-

RAHIM
COTTAGE INDUSTRIES,
17-A, RASOOL BUILDING,
MOHAMEDAN CROSS LANE,
MADANPURA,
BOMBAY - 400008.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار- موٹر سائیکل- سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ
کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

آٹو ونگس

AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS-600004.
PHONE NO. 76360.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب:- احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ - ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر:- ۴۴۴۷۱۶

ارشاد نبوی ؐ

مَنْ عَادٰى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ

(صحیح بخاری)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص میرے دوست سے دشمنی رکھتا ہے وہ گویا مجھ سے لڑتا ہے۔

محتاج دعا: یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:-

"اسلام ایمان باللہ کے اقرار اور اس پر مضبوطی سے قائم رہنے کا نام ہے۔" (مسند احمد بن حنبل جلد ۳)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"اسلام نام ہے خدا کے آگے گردن جھکا دینے کا۔" (ملفوظات جلد ششم)

پیشکش:-

محمد امان اختر - نیاز سلطانہ پارٹنرز:-

میلاپ موٹرز

۳۲ - سیکنڈ مین روڈ
سی. آئی. ٹی کالونی
مدراس - ۴ - ۶۰۰۰۰

ABCOY LEATHER ARTS,

34/3 3RD MAIN ROAD.

KASTURBANAGAR, BANGALORE - 5600026.

MANUFACTURERS OF:-

AMMUNITION BOOTS
&
INDUSTRIAL SAFETY BOOTS.

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" } ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس

یاری پورہ (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس

انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو - ٹی وی - اوشا کے پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

ستاربون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۱)

فون نمبر ۴۲۹۱۶ — ٹیلیگرام:- ستاربون

سپلائرز:- کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ -!!

(پتہ)

نمبر ۲۴۰/۴/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن - حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

حیدرآباد میں

فون نمبر:- ۴۲۳۰۱

پینٹ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ (آغاپورہ)

۴۸۷ - ۱ - ۱۶ سعید آباد - حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NIR ®

CALCUTTA - 15.

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربڑ، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!